بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

جاء الحق و زھق الباطل ان الباطل کان زھوقا

اے فخر رسل قرب تو معلومم شد
دیر آمدہ ز راہ دور آمدہ
(الہام مسیح موعودؑ)

ظہور مصلح موعود

مؤلفہ: شریف احمد امینی مولوی فاضل

باعث تالیف

۲۸ جنوری ۱۹۴۴ء بروز جمعۃ المبارک حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے اعلان فرمایا کہ آپ ہی "مصلح موعود" کی پیشگوئی کے مصداق ہیں۔ اس اعلان پر میرے دل میں خیال آیا۔ کہ چھوٹا سا رسالہ تالیف کیا جائے۔ جس میں پیشگوئی مصلح موعود پر اختصار سے بحث کی جائے۔ تاکہ احمدی احباب کو اس نشان رحمت کی تفصیل کا علم ہو۔ اور ہمارے غیر مبایعین بھائی بھی اس زرین موقعہ سے فائدہ اٹھائیں۔ کیونکہ اللہ تعالےٰ نے ان بچھڑے ہوئے بھائیوں کے دوبارہ ملنے اور مرکز احمدیت سے وابستگی کے سامان پیدا کر دئے ہیں چنانچہ اسی خیال کے پیدا ہونے پر اس رسالہ کی تدوین اور ترتیب کا کام شروع کیا۔ اور چند یوم میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہامات و تحریرات کی روشنی میں دس ابواب پر مشتمل ایک مسودہ تیار کر لیا۔

حضرت مولوی شیر علی صاحب نے میری درخواست پر اس مسودہ کے اکثر حصہ کو سنا اور پسند فرمایا۔ بعد ازاں حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔ اے نے میری خواہش پر اس پر نظر ثانی فرمائی۔ اور مناسب ہدایات بھی دیں۔ فجزاہم اللہ احسن الجزاء

چونکہ اس رسالہ کی مدت تالیف صرف ایک ہفتہ ہے اسلئے اگر کوئی فروگزاشت ہوگئی ہو۔ تو اسکو نظر انداز فرماتے ہوئے اصل پیشگوئی کو مدنظر رکھا جائے۔ کیونکہ اس سے اصل پیشگوئی میں کوئی فرق نہیں آتا۔ نیز اس رسالہ کی تدوین و ترتیب میں مکرمی مولوی محمد حفیظ صاحب بقاپوری و مولوی محمود احمد صاحب خلیل کا تعاون بھی قابل ذکر ہے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس رسالہ کو عامۃ الناس کیلئے اور خصوصاً مبایعین غیر مبایعین کے لئے راہنمائی اور ہدایت کا موجب بنائے۔ آمین

شریف احمد امینی مولوی فاضل
مدرس مدرسہ احمدیہ قادیان

۱۱ر فروری ۱۹۴۴ء
بروز جمعۃ المبارک

دُعا کا نتیجہ ← مصلح موعود

جس نشان کا ذکر اس رسالہ میں کیا گیا ہے۔ وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی قبولیت دعا کا ایک عظیم الشان نشان ہے۔ اس نشان کے متعلق حضور علیہ السلام نے خاص اہتمام کیا۔ کہ چالیس دن تک اپنے شہر سے باہر ایک بیرونی مقام میں کنج تنہائی میں تمام دنیا سے منقطع ہو کر اللہ تعالےٰ کے حضور گریہ وزاری سے دعاؤں اور ذکر الٰہی میں مصروف رہے۔ جس کے نتیجہ میں خدا تعالےٰ نے آپکو یہ رحمت کا نشان عطا فرمایا دنیا کی تاریخ میں دُعا کے نتیجہ میں اس قسم کے عظیم الشان نشان صرف تین مرتبہ ظاہر ہوئے۔ پہلا نشان ظہور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم ہے۔ جو حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دُعا کے نتیجہ میں ظاہر ہوا۔ دوسرا نشان ظہور مسیح موعود علیہ السلام ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ان دعاؤں کے نتیجہ میں ظاہر ہوا۔ جو آپ نے امت کے لیے کیں تیسرا نشان ظہور مصلح موعود ہے۔ جو سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی دعاؤں کے نتیجہ میں ظاہر ہوا ہے۔

ان حالات میں ایک انصاف پسند انسان مصلح موعود کے عظیم الشان مقام کا اندازہ لگا سکتا ہے۔ اس رسالہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہامات و تحریرات اور دیگر دلائل و براہین سے ثابت کیا گیا ہے۔ کہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ ہی مصلح موعود کی پیشگوئی کے مصداق ہیں۔ دُعا ہے کہ اللہ تعالےٰ اس رسالہ کو سلسلہ کے لئے مفید اور بابرکت بنائے ÷ آمین

خاکسار:۔ شیر علی عفی عنہ ۱۰ تبلیغ ۱۳۲۳ ہش

فہرست مضامین

باب اول

مصلح موعود کی پیشگوئی از کتب سابقہ و کتب اسلامیہ

طالمود میں پیشگوئی

طالمود یہود کی احادیث کی کتاب ہے۔ اس کا خلاصہ انگریزی زبان میں جوزف برکلے نامی انگریز نے شائع کیا ہے۔ اس طالمود میں مسیح کی آمد ثانی کی پیشگوئی کے ضمن میں مصلح موعود کی پیشگوئی بھی کی گئی ہے۔

"It is also said that He (The Messiah) shall die and His Kingdom descend to his son and grandson"

(طالمود بائی جوزف بارکلے - باب پنجم صفحہ ۳۷ مطبوعہ لنڈن ۱۸۷۸ء)

ترجمہ۔ یہ بھی روایت ہے کہ مسیح (اپنی آمد ثانی کے بعد) وفات پائیں گے اور ان کی بادشاہت ان کے بیٹے اور پوتے کو ملے گی۔

آنحضرت صلعم کی پیشگوئی

آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مسیح کی آمد ثانی کا ذکر فرماتے ہوئے یہ پیشگوئی فرمائی ہے:۔ عن

عبد اللہ بن عمرو قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ینزل عیسیٰ ابن مریم الی الارض فیتزوج ویولد لہ۔

(مشکوٰۃ مجتبائی صفحہ ۴۸۰ باب نزول عیسےٰ علیہ السلام)

(۱) اس حدیث کی تشریح حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے یوں فرمائی ہے:۔
قد اخبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان المسیح الموعود یتزوج و یولدلہ۔ ففی ھذا اشارۃ الی ان اللہ یوتیہ ولداً صالحاً یشابہ اباہ ولا یأباہ و یکون من عباد اللہ المکرمین (آئینہ کمالات اسلام ص۵۷۸)
یعنی اس پیشگوئی میں اشارہ ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ مسیح کو ایک پاک باطن اور اس کا نظیر بیٹا دے گا۔ وہ اس کا فرمانبردار ہوگا۔ اور اللہ کے نیک بندوں میں سے ہوگا۔
(ب) "یہ پیشگوئی کہ مسیح موعود کی اولاد ہوگی۔ یہ اس بات کی طرف اشارہ ہے۔ کہ خدا اس کی نسل سے ایک ایسے شخص کو پیدا کرے گا۔ جو اس کا جانشین ہوگا۔ اور دین اسلام کی حمایت کرے گا۔ جیسا کہ میری بعض پیشگوئیوں میں خبر آچکی ہے۔"
(حقیقۃ الوحی صفحہ ۳۱۲)

مبشر اولاد

انبیاء و صلحاء کی مبشر اولاد کے بارے میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اصولی طور پر بیان فرمایا ہے۔ کہ ان اللہ لا یبشر الانبیاء والاولیاء بذریۃ الا اذا قدر تولید الصالحین" (آئینہ کمالات اسلام ص۵۷۸ حاشیہ) کہ اللہ تعالیٰ انبیاء و اولیاء کو اولاد کی بشارت نہیں دیتا۔ مگر اسی وقت جب نیک اور پاک اولاد کی پیدائش مقدر ہو۔ اس لئے ضروری ہے۔ کہ مسیح موعود کے لئے جو اولاد کی بشارت دی گئی ہے۔ وہ مبشر اولاد پاک نیک اور صالح ہو۔

امام یحییٰ بن عقب کی پیشگوئی

حضرت امام شیخ احمد بن علی نے ۶۴۵ھ میں ایک کتاب شمس المعارف الکبریٰ تصنیف فرمائی۔ اس کتاب میں علم جفر و نجوم پر کافی روشنی ڈالی گئی ہے ۱۹۰۸ء کے دوران میں یہ کتاب ہندوستان میں آئی۔ اور خاندان حضرت نظام الدین اولیاء دہلی کے خاندان کے ایک فرد مسمی یٰسین علی نامی نے اس کا ترجمہ کیا ہے۔ اس کتاب کی جلد سوم ص۳۳۹ پر

مصنف نے حضرت امام یحییٰ بن عقب کا آخری زمانہ کے بارہ میں منظوم کلام درج کیا ہے جس میں مہدی کی آمد اور اس کے خلفاء کا حال بطور پیشگوئی کے درج ہے۔ اسی کے خلیفہ دوم کا نام نامی محمود ظاہر کیا گیا ہے اس میں سے بعض اشعار درج ذیل کئے جاتے ہیں ؎

ویظہر فی السماء عظیم نجم
آسمان پر ایک دمدار ستارہ طلوع کرے گا
لہٗ ذنب کمثل الریح عالی
اور اس ستارہ کی دُم بگولہ کی طرح لمبی ہوگی

فتلک دلائل المہدی حقاً
یہ مہدی کی سچی نشانیاں ہیں
سیملک للبلاد بلا محال
وہ تمام ممالک کا مالک ضرور ہو جائے گا

اذا ماجاءھم العربی حقاً
مقدر ہے کہ (مہدی کے بعد) ایک عربی النسل شخص آئیگا
علی عمل سیملک لا محال
اور وہ اس اہم منصب پر یقینی طور پر فائز ہوگا

ومحمود سیظہر بعد ھذا
اور اس کے بعد محمود ظاہر ہوگا
ویملک الشام بلا قتال
اور وہ شام کا بغیر لڑائی کے مالک ہو جائیگا

وعند نا منہ یوم عظیم
اور ہمارے نزدیک اسکے عہد میں ایک سخت زمانہ آئیگا
سیقتل فیہ شبان الرجال
جس میں جوان لوگ قتل کئے جائینگے (لڑائی ہوگی)

ان ابیات میں مہدی کی آمد۔ ذوالسنین ستارہ کا طلوع اور اس کے بعد ایک عربی النسل شخص کا اس کے مسند پر بیٹھنا اور پھر محمود کے ظاہر ہونے اور اسکے عہد میں ہونیوالی لڑائیوں کا ذکر کیا گیا ہے۔

نعمت اللہ ولی کی پیشگوئی

حضرت نعمت اللہ ولی ہندوستان میں اپنی ولایت اور اہل کشف ہونے کا شہرہ رکھتے تھے۔ ان کا زمانہ ۵۶۰ھ ان کے دیوان کے حوالہ سے بتایا گیا ہے۔ آخری زمانہ کے بارہ میں ان کا ایک قصیدہ ہے۔ اور یہ قصیدہ "اربعین فی احوال مہدیین" کے ساتھ

شامل ہے۔ یہ رسالہ ۵ محرم الحرام ۱۲۶۸ھ میں طبع ہوا۔ اس میں مندرجہ ذیل
پیشگوئی درباره مہدی و مصلح موعود ہے ۔

غین درسے سال چوں گذشت از سال — بو العجب کاروبار مے بینم
احمد مے خوانم — نام آں نامدار مے بینم
تا چہل سال اے برادر من — دور آں شہسوار مے بینم
دورِ او چوں شود تمام بکام — پسرش یادگار مے بینم

ان اشعار کا ترجمہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے نشان آسمانی میں یوں درج فرمایا ہے۔
(۱) یعنی بارہ سو سال گزرتے ہی عجیب عجیب کام مجھ کو نظر آتے ہیں۔ مطلب یہ کہ
تیرھویں صدی کے شروع ہوتے ہی ایک انقلاب دنیا میں آئے گا۔ اور تعجب انگیز باتیں
ظہور میں آئیں گی۔ اور ہجرت کے ۱۲۰۰ سال گزرنے کے ساتھ ہی میں دیکھتا ہوں کہ
بو العجب کام ظاہر ہونے شروع ہو جائیں گے۔"
(۲) "کشفی طور پر مجھے معلوم ہوا۔ کہ نام اس امام کا احمد ہوگا۔"
(۳) "اس روز سے جو وہ امام ملہم ہو کر اپنے تئیں ظاہر کریگا چالیس برس تک زندگی کریگا"
(۴) "جب اسکا زمانہ کامیابی کے ساتھ گذر جائیگا۔ تو اسکے نمونہ پر اس کا لڑکا یادگار
رہ جائیگا۔ یعنی مقدر یوں ہے۔ کہ خدا تعالے اس کو ایک لڑکا پارسا دے گا۔ جو اس کے
نمونہ پر ہوگا۔ اور اسی کے رنگ سے رنگین ہو جائیگا۔ اور اسکے بعد اسکا یادگار ہوگا۔
یہ درحقیقت اس عاجز کی اس پیشگوئی سے مطابق ہے جو ایک لڑکے کے بارہ میں کی گئی ہے"
ان ابیات میں مہدی کے بیٹے کے بارہ میں جو پیشگوئی ہے۔ اس کی تصدیق مولوی محمد علی صاحب بھی کرتے ہیں

تصدیق مولوی محمد علی صاحب "اس نظم میں جو پیشگوئی لڑکے کے متعلق ہے۔ وہ خود حضرت مہدی موعود کے
الہامات کے مطابق ہے۔ کیونکہ آپکو خدا تعالے نے خبر دی۔ کہ
آپکی اولاد میں خداوند تعالے ایک شخص کو کھڑا کریگا۔ جو آپکا قائمقام ہوگا۔ جسکے ذریعہ دین اسلام کو بڑی ترقی ہوگی

(ریویو جلد ۷ صفحہ ۸۳)

باب دوم

مصلح موعود کے بارہ میں حضرت مسیح موعود کے الہامات و تحریرات

سفر ہوشیار پور

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جنوری ۱۸۸۶ء میں ہوشیار پور کا سفر کیا۔ اور وہاں پر حضور نے ۴۰ روز چلہ کشی کی۔ قیام ہوشیار پور کے دوران میں اللہ تعالےٰ نے آپکو مصلح موعود کے بارہ میں بشارت دی۔ جسے آپنے ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء کو بذریعہ اشتہار شائع فرمادیا۔

بشارت مصلح موعود

"خدائے رحیم و کریم نے ..... مجھ کو اپنے الہام سے مخاطب کرکے فرمایا کہ میں تجھے ایک رحمت کا نشان دیتا ہوں۔ اسی کے موافق جو تونے مجھ سے مانگا۔ سو میں نے تیری تضرعات کو سنا۔ اور تیری دعاؤں کو اپنی رحمت سے بپایۂ قبولیت جگہ دی..... تجھے بشارت ہو کہ ایک وجیہہ اور پاک لڑکا تجھے دیا جائیگا۔ ایک زکی غلام تجھے ملے گا۔ وہ لڑکا تیرے ہی تخم سے تیری ہی ذریت و نسل ہوگا۔ خوبصورت پاک لڑکا تمہارا مہمان آتا ہے۔ اس کا نام عنموایل اور بشیر بھی ہے اسکو مقدس روح دی گئی ہے۔ اور وہ رجس سے پاک ہے۔ وہ نور اللہ ہے۔ مبارک وہ جو آسمان سے آتا ہے۔ اسکے ساتھ فضل ہے۔ جو اس کے آنے کے ساتھ آئے گا۔ وہ صاحب شکوہ اور عظمت اور دولت ہوگا۔ وہ دنیا میں آئے گا۔ اور اپنے مسیحی نفس اور روح الحق کی برکت سے بہتوں کو بیماریوں سے صاف کریگا۔ وہ کلمۃ اللہ ہے۔ کیونکہ خدا کی رحمت و غیوری نے اسے اپنے کلمہ تمجید سے بھیجا ہے۔ وہ سخت ذہین و فہیم ہوگا اور دل کا حلیم اور علوم ظاہری و باطنی سے پُر کیا جائیگا۔ وہ تین کو چار کرنے والا ہوگا

د اس کے معنی سمجھ میں نہیں آئے) دوشنبہ ہے مبارک دوشنبہ۔ فرزند دلبند گرامی ارجمند۔ مظہر الاول والآخر مظہر الحق والعلاء کأن اللہ نزل من السماء جس کا نزول بہت مبارک اور جلال الٰہی کے ظہور کا موجب ہوگا۔ نور آتا ہے نور جسکو خدا نے اپنی رضامندی کے عطر سے ممسوح کیا۔ ہم اس میں اپنی روح ڈالیں گے۔ اور خدا کا سایہ اس کے سر پر ہوگا۔ وہ جلد جلد بڑھے گا۔ اور اسیروں کی رستگاری کا موجب ہوگا اور زمین کے کناروں تک شہرت پائے گا۔ اور قومیں اس سے برکت پائیں گی۔ تب اپنے نفسی نقطہ آسمان کیطرف اٹھایا جائے گا۔ وکان امراً مقضیاً (اشتہار ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء)

بشارت کی اہمیت

یہ صرف پیشگوئی ہی نہیں بلکہ ایک عظیم الشان نشان آسمانی ہے۔ جس کو خدائے کریم جلشانہ نے ہمارے نبی کریم رؤف رحیم محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی صداقت و عظمت ظاہر کرنے کے لئے ظاہر فرمایا ہے ... مگر اس جگہ بفضلہ تعالےٰ واحسانہ وببرکت حضرت خاتم الانبیاء صلے اللہ علیہ وسلم خداوندکریم نے اس عاجز کی دعا قبول کر کے ایسی بابرکت روح بھیجنے کا وعدہ فرمایا۔ جس کی ظاہری وباطنی برکتیں تمام زمین پر پھیلیں گی" (اشتہار واجب الاظہار ۲۲ مارچ ۱۸۸۶ء)

نشان کی غرض

۲۰ فروری کی پیشگوئی میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس نشان کی دو اغراض بیان فرمائی ہیں اوّل۔ "تاحق اپنی تمام برکتوں کے ساتھ آئے اور باطل اپنی تمام نحوستوں کے ساتھ بھاگ جائے" دوم "تا لوگ سمجھیں کہ میں قادر ہوں اور جو چاہتا ہوں کرتا ہوں۔ اور تا وہ یقین لائیں۔ کہ میں تیرے ساتھ ہوں۔ تا انہیں جو خدا کے وجود پر ایمان نہیں لاتے۔ اور خدا اور خدا کے دین اور اسکی کتاب اور اسکے پاک رسول محمد مصطفےٰ کو انکار اور تکذیب کی راہ سے دیکھتے ہیں ایک کھلی نشانی ملے اور مجرموں کی راہ ظاہر ہو جائے"۔ (۲۰ فروری ۱۸۸۶ء)

پیدائش بشیر اول و وفات

۲۰ فروری ۱۸۸۶ء کی پیشگوئی کے بعد ۷ اگست ۱۸۸۷ء کو

بشیر اول پیدا ہوا۔ مگر ۴ نومبر ۱۸۸۸ء کو فوت ہوگیا۔ اس کی وفات پر شور ہوا۔ تب اللہ تعالیٰ کی طرف سے آپ پر انکشاف ہوا۔ کہ یہ پیشگوئی دراصل دو لڑکوں کی پیدائش پر مشتمل تھی۔

۲۰ فروری ۱۸۸۶ء کی پیشگوئی دراصل دو لڑکوں کی پیدائش پر مشتمل تھی

(۱) "خدا تعالےٰ نے مجھ پر یہ بھی ظاہر کیا کہ ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء کی پیشگوئی حقیقت میں دو سعید لڑکوں کے پیدا ہونے پر مشتمل تھی۔ اور اس عبارت تک کہ "مبارک وہ جو آسمان سے آتا ہے" پہلے بشیر کی نسبت پیشگوئی ہے کہ جو روحانی طور پر نزولِ رحمت کا موجب ہوا۔ اور اس کے بعد کی عبارت دوسرے بشیر کی نسبت ہے۔" (سبز اشتہار صٗا حاشیہ)

(۲) "بذریعہ الہام صاف طور پر یہ کھل گیا ہے۔ کہ یہ سب عبارتیں پسر متوفّی کے حق میں ہیں۔ اور مصلح موعود کے حق میں جو پیشگوئی ہے۔ وہ اس عبارت سے شروع ہوتی ہے۔ "اس کے ساتھ فضل ہے جو اس کے آنے کے ساتھ آئیگا" پس مصلح موعود کا نام الہامی عبارت میں فضل رکھا گیا۔ اور نیز دوسرا نام اسکا محمود اور تیسرا نام اس کا بشیر ثانی بھی ہے۔ اور ایک الہام میں اسکا نام فضل عمر ظاہر کیا گیا ہے۔" (سبز اشتہار صٗا حاشیہ)

(۳) "یہ بھی یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء کو اشتہار میں، جو بظاہر ایک لڑکے کی بابت پیشگوئی سمجھی گئی تھی۔ وہ درحقیقت دو لڑکوں کی بابت پیشگوئی تھی۔ یعنی اشتہار مذکور کی پہلی یہ عبارت "کہ خوبصورت پاک لڑکا تمہارا مہمان آتا ہے۔ اسکا نام عمنوائیل اور بشیر بھی ہے۔ اسکو مقدس روح دی گئی ہے۔ اور وہ رجس سے (یعنی گناہ سے) پاک ہے۔ اور وہ نور اللہ ہے مبارک وہ جو آسمان سے آتا ہے۔" یہ تمام عبارت اسی پسر متوفی کے حق میں ہے۔ اور مہمان کا لفظ جو اسکے حق میں استعمال کیا گیا ہے۔ یہ اسکی چند روزہ زندگی کیطرف اشارہ ہے۔ کیونکہ مہمان وہی ہوتا ہے کہ جو چند روز رہ کر چلا جائے۔ اور دیکھتے دیکھتے رخصت ہو جائے۔ اور بعد کا فقرہ مصلح موعود کی طرف اشارہ ہے۔ اور

اخیر تک اس کی تعریف ہے۔" (خط بنام حضرت خلیفہ اول ۴ دسمبر ۱۸۸۸ء۔ مطبوعہ تشحیذ الاذہان جلد ۳ صفحہ ۴۱۳)

(۴) "۲۰ فروری ۱۸۸۶ء کی پیشگوئی جو لڑکے کی بابت تھی وہ درحقیقت دو پیشگوئیوں پر مشتمل تھی۔ جو غلطی سے ایک سمجھی گئی۔ اور پھر بعد میں بشیر کی موت سے خود الہام نے اس غلطی کو رفع کر دیا۔" (خط بنام خلیفہ اول)

حضرت مصلح موعودؓ کے بارہ میں پیشگوئیاں

پہلی پیشگوئی:۔ "چار ماہ کا عرصہ ہوا کہ اس عاجز پر ظاہر کیا گیا کہ ایک فرزند قوی الطاقتین کامل الظاہر والباطن تم کو عطا کیا جائیگا ... ایک کشفی عالم میں مجھے چار پھل دیئے گئے ہیں ان میں سے تین تو آم کے تھے۔ مگر ایک سبز رنگ کا بہت بڑا تھا۔ وہ اس جہان کے پھلوں کے مشابہ نہیں تھا۔ اگرچہ ابھی یہ بات الہامی نہیں۔ مگر میرے دل میں یہ پڑا ہے۔ کہ وہ پھل اس جہان کے پھلوں میں سے نہیں ہے۔ وہی مبارک لڑکا ہے۔ کیونکہ کچھ شک نہیں کہ پھلوں سے مراد اولاد ہوتی ہے۔" (مکتوبات جلد پنجم ۲ تذکرہ صفحہ ۱۳۹)

دوسری پیشگوئی:۔ "ایک الہام میں اس دوسرے فرزند کا نام بھی بشیر رکھا ہے۔ چنانچہ فرمایا کہ دوسرا بشیر تمہیں دیا جائیگا۔ یہ وہی بشیر ہے جسکا دوسرا نام محمود ہے۔ جس کی نسبت فرمایا وہ اولوالعزم ہو گا۔ اور حسن و احسان میں تیرا نظیر ہو گا۔ یخلق ما یشاء" (خط بنام خلیفہ اول ۴ دسمبر ۱۸۸۸ء)

تیسری پیشگوئی:۔ "سب ضرورتوں کو خدا تعالیٰ نے پورا کر دیا تھا۔ اولاد بھی عطا کی۔ اور ان میں سے وہ لڑکا بھی جو دین کا چراغ ہوگا۔ بلکہ ایک اور لڑکا ہونے کا قریب مدت تک وعدہ دیا۔ جسکا نام محمود احمد ہوگا۔ اور اپنے کاموں میں اولوالعزم نکلیگا۔" (تتمہ اشتہار دہم جولائی ۱۸۸۸ء)

چوتھی پیشگوئی:۔ "دوسری قسم رحمت کی جو ابھی ہم نے بیان کی ہے۔ اسکی تکمیل کے لئے خدا تعالیٰ

دوسرا بشیر بھیجے گا۔ جیسا کہ بشیر اول کی موت سے پہلے دس جولائی ۱۸۸۸ء کے اشتہار میں اس کے بارہ میں پیشگوئی کی گئی۔ اور خدا تعالے نے اس عاجز پر ظاہر کیا ہے کہ ایک دوسرا بشیر تمہیں دیا جائے گا جس کا نام محمود بھی ہے۔ وہ اپنے کاموں میں اولوالعزم ہوگا۔ یخلق اللہ مایشاء" (سبز اشتہار ص۱۷)

پانچویں پیشگوئی:۔ "دوسرا لڑکا جس کی نسبت الہام نے بیان کیا۔ کہ دوسرا بشیر دیا جائے گا۔ جس کا دوسرا نام محمود ہے۔ وہ اگرچہ اب تک جو یکم دسمبر ۱۸۸۸ء ہے پیدا نہیں ہوا مگر خدا تعالے کے وعدہ کے موافق اپنی میعاد کے اندر ضرور پیدا ہوگا۔ زمین و آسمان ٹل سکتے ہیں۔ پر اس کے وعدوں کا ٹلنا ممکن نہیں۔" (سبز اشتہار ص۲۱ حاشیہ)

چھٹی پیشگوئی:۔ "خدا تعالے نے ایک قطعی اور یقینی پیشگوئی میں میرے پر ظاہر کر رکھا ہے کہ میری ہی ذریت سے ایک شخص پیدا ہوگا جس کو کئی باتوں میں مسیح سے مشابہت ہوگی وہ آسمان سے اترے گا۔ اور زمین والوں کی راہ سیدھی کرے گا۔ وہ اسیروں کو رستگاری بخشے گا۔ اور ان کو جو شبہات کی زنجیروں میں مقید ہیں رہائی دے گا۔ فرزند دلبند گرامی و ارجمند مظہر الحق والعلاء کان اللہ نزل من السماء" (ازالہ اوہام ص۱۵۶)

ساتویں پیشگوئی:۔ "ایک اولوالعزم پیدا ہوگا وہ حسن و احسان میں تیرا نظیر ہوگا۔ وہ تیری ہی نسل سے ہوگا۔ فرزند دلبند گرامی ارجمند مظہر الحق والعلاء کان اللہ نزل من السماء" (ازالہ اوہام ص۶۳۵)

آٹھویں پیشگوئی:۔ "سو چونکہ خدا تعالے کا وعدہ تھا۔ کہ میری نسل میں سے ایک بڑی بنیاد حمایت اسلام کی ڈالے گا۔ اور اس میں سے وہ شخص پیدا کریگا۔ جو آسمانی روح اپنے اندر رکھتا ہوگا۔ اس لئے اس نے پسند کیا۔ کہ اس خاندان کی لڑکی میرے نکاح میں لاوے۔ اور اس سے وہ اولاد پیدا کرے۔ جو ان نوروں کو جن کی میرے ہاتھ سے تخم ریزی ہوئی ہے دنیا میں زیادہ سے زیادہ پھیلاوے۔" (تریاق القلوب ص۶۵)

نویں پیشگوئی:۔ "تمام پیشگوئیوں کے مجموعی الفاظ یہ ہیں۔ کہ بعض لڑکے فوت بھی ہوں گے۔ اور ایک لڑکا خدا تعالےٰ سے ہدائت میں کمال پاوے گا۔" (آئینہ کمالات اسلام ص۳۰۵)

دسویں پیشگوئی:۔ "الہام یہ بتلاتا تھا کہ چار لڑکے پیدا ہونگے۔ اور ایک کو ان میں سے ایک مرد خدا مسیح صفت الہام نے بیان کیا ہے۔" (تریاق القلوب ص۱۲)

گیارھویں پیشگوئی:۔

بشارت دی کہ اک بیٹا ہے تیرا ۔۔۔ جو ہوگا ایک دن محبوب میرا
کرونگا دُور اس مہ سے اندھیرا ۔۔۔ دکھاؤنگا کہ اک عالم کو پھیرا
بشارت کیا ہے اک دل کی غذا دی ۔۔۔ فسبحان الذی اخزی الاعادی

(درثمین) اولاد کے لئے دعا مطبوعہ ۱۹۰۱ء

پس مندرجہ بالا گیارہ پیشگوئیاں جو حضور علیہ السلام کی مختلف کتب میں درج ہیں سے پتہ چلتا ہے۔ کہ حضور علیہ السلام اپنی جماعت کو بشارت دیتے ہیں۔ کہ ایک لڑکا بشیر اول کے بعد بلا توقف پیدا ہوگا۔ اور وہ خدا کا محبوب ہوگا۔ اور ہدایت میں کمال پائے گا۔ اور وہ وہی لڑکا ہے جس کا دوسرا نام مصلح موعود ہے۔

باب سوم

مصلح موعود کے زمانہ کی تعیین

مصلح موعود مسیح موعود علیہ السلام کا فرزند ہوگا

مصلح موعود کے متعلق پیشگوئی کے الفاظ "فرزند دلبند گرامی ارجمند" میں فرزند کا لفظ خاص طور پر قابل غور ہے۔ جو ظاہر کر رہا ہے کہ وہ مسیح موعود علیہ السلام کا ہی فرزند ہوگا

مصلح موعود مسیح موعود علیہ السلام کا صلبی فرزند ہوگا

(۱) پیشگوئی مندرجہ اشتہار ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء کے بارہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے سبز اشتہار کے صفحہ ۱۷ و ۲۱ پر صاف طور پر تصریح فرمائی ہے۔ کہ یہ پیشگوئی درحقیقت دو لڑکوں کی پیدائش پر مشتمل ہے۔ اس پیشگوئی کے ابتدائی الفاظ میں یہ مرقوم ہے۔ کہ "وہ لڑکا تیرے ہی تخم سے اور تیری ہی ذریت و نسل ہوگا"۔ اس پیشگوئی کے بعد ۷ اگست ۱۸۸۷ء کو بشیر اول پیدا ہوئے۔ وہ حضور علیہ السلام کے صلبی فرزند تھے۔ انکی وفات کے بعد ضروری تھا۔ کہ بشیر ثانی بھی جو کہ مصلح موعود ہے آپ کا صلبی فرزند ہو۔

(۲) "اور یاد رہے کہ لڑکی پیدا ہونا یا ایک لڑکا پیدا ہو کر مر جانا اس سے الہام کو کچھ تعلق نہ تھا۔ الہام یہ بتلاتا تھا۔ کہ چار لڑکے پیدا ہونگے۔ اور ایک کو ان میں سے ایک مرد خدا مسیح صفت الہام نے بیان کیا ہے"۔ (تریاق القلوب صفحہ ۱۲)

(۳) "تمام پیشگوئیوں کے مجموعی الفاظ یہ ہیں۔ کہ بعض لڑکے فوت بھی ہوں گے۔ اور ایک لڑکا خدا تعالیٰ سے ہدایت میں کمال پائے گا۔" (آئینہ کمالات اسلام صفحہ ۳۰۵)

حضور علیہ السلام کا بعض لڑکوں کی کم عمری میں فوت ہونے کی اطلاع دینا واضح طور پر بتلاتا ہے۔ کہ آپ ہی کے باقی زندہ رہنے والے لڑکوں میں سے ایک لڑکا ہدایت میں کمال کو پہونچے گا۔ جسے دوسری پیشگوئیوں میں مصلح موعود قرار دیا گیا ہے ورنہ بعض کی فوتیدگی کی تخصیص کی کیا ضرورت تھی فوت تو سب ہی نے ہونا ہے۔

(۴) حضرت مسیح موعود علیہ السلام نعمت اللہ صاحب ولی کی پیشگوئی "پسرش یادگار مے بینم" کی تشریح میں فرماتے ہیں:۔ "جب اسکا زمانہ کامیابی کے ساتھ گزر جائیگا۔ تو اس کے نمونہ پر اس کا لڑکا یادگار رہ جائے گا یعنی مقدر یوں ہے کہ خدا تعالےٰ اس کو ایک لڑکا پارسا دیگا۔ جو اس کے نمونہ پر ہو گا۔ اور اسی کے رنگ سے رنگین ہو جائیگا۔ اور وہ اس کے بعد اس کا یادگار ہو گا۔ یہ درحقیقت اس عاجز کی پیشگوئی کے مطابق ہے۔ جو ایک لڑکے کے بارہ میں کی گئی ہے" (نشان آسمانی) معلوم ہوا۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نعمت اللہ صاحب ولی کی اس پیشگوئی کو اپنے الہامات کی بناء اپنے ہی کسی لڑکے کے ذریعہ سے پورا ہونے کا یقین رکھتے تھے۔ اور وہ مبشر لڑکا مصلح موعود ہے۔

مصلح موعود ام المومنین کے بطن سے ہو گا

حضرت مسیح موعود علیہ السلام حضرت ام المومنین سے شادی کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

(۱) "سو چونکہ خدا تعالےٰ کا وعدہ تھا۔ کہ میری نسل میں سے ایک بڑی بنیاد حمایت اسلام کی ڈالے گا۔ اور اس میں سے وہ شخص پیدا کرے گا۔ جو آسمانی روح اپنے اندر رکھتا ہو گا اس لئے اس نے پسند کیا۔ کہ اس خاندان کی لڑکی میرے نکاح میں لاوے۔ اور اس سے وہ اولاد پیدا کرے۔ جو ان نوروں کو جن کی میرے ہاتھ سے تخم ریزی ہوئی ہے۔ دنیا میں زیادہ سے زیادہ پھیلادے" (تریاق القلوب صفحہ ۶۵)۔ اس عبارت سے معلوم ہوا کہ آسمانی روح رکھنے والا فرزند یعنی مصلح موعود خدائی نوشتہ میں ام المومنین کے بطن سے ہی پیدا ہونا مقدر تھا۔ تبھی تو حضرت ام المومنین حضور علیہ السلام کے عقد میں آئیں۔

(۲) حضرت مسیح موعود علیہ السلام جون ۱۸۸۶ء میں حضرت خلیفہ اول کو خط تحریر فرماتے ہیں۔ اور اس میں مصلح موعود کی پیدائش کا ذکر یوں فرماتے ہیں:۔ شاید چار ماہ کا عرصہ ہوا۔ کہ اس عاجز پر ظاہر کیا گیا تھا۔ کہ ایک فرزند قوی الطاقتین کامل الظاہر والباطن تم کو عطا کیا جائیگا۔ اس کا نام بشیر ہوگا۔ ... اور جناب الٰہی میں یہ بات قرار پاچکی ہے۔ کہ ایک پارسا طبع اور نیک سیرت اہلیہ تمہیں عطا ہوگی۔ وہ صاحب اولاد ہوگی۔ اس میں تعجب کی بات یہ ہے۔ کہ جب الہام ہوا۔ تو ایک کشفی عالم میں چار پھل مجھ کو دیئے گئے ہیں۔ ان میں سے تین تو آم کے تھے۔ اور ایک پھل سبز رنگ بہت بڑا تھا۔ وہ اس جہان کے پھلوں سے مشابہ نہیں تھا۔ اگرچہ ابھی یہ بات الہامی نہیں مگر میرے دل میں یہ پڑا ہے۔ کہ یہ پھل جو اس جہان کے پھلوں میں سے نہیں ہے۔ وہی مبارک لڑکا ہے۔ کیونکہ کچھ شک نہیں کہ پھلوں سے مراد اولاد ہوتی ہے۔ اور جبکہ ایک پارسا طبع اہلیہ کی بشارت دی گئی۔ اور ساتھ ہی کشفی طور پر چار پھل دیئے گئے جنمیں سے ایک پھل الگ وضع کا ہے۔ تو یہی سمجھا جاتا ہے واللہ اعلم بالصواب (تذکرہ صفحہ ۱۲۹) اس خط میں جس قوی الطاقتین لڑکے کا ذکر ہے۔ وہ وہی لڑکا ہے جس کی پیشگوئی ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء کے اشتہار میں کی گئی ہے۔ اور اس کی پیدائش کے بارہ میں یہ خیال ظاہر فرمایا ہے۔ کہ وہ نیک سیرت پارسا طبع اہلیہ میں سے ہوگا۔ اور یہ امر تریاق القلوب صفحہ ۶۵ کے حوالہ سے ثابت کیا جاچکا ہے۔ کہ چونکہ آسمانی روح رکھنے والا لڑکا خدا نے آپکو دینا تھا۔ اسلئے پارسا طبع اور نیک سیرت اہلیہ حضرت ام المومنین کو آپکے عقد میں لایا اور لطف یہ کہ اس پسر موعود کی پیدائش کی پیشگوئی بھی سبز اشتہار پر شائع فرمائی۔ اور جب وہ لڑکا پیدا ہوا تو اسے سبز اشتہار کا مصداق قرار دیا۔ اور اپنی عمر کے آخر تک اسی یقین پر قائم رہے۔ گویا آپ کے اجتہاد اور واقعات نے ثابت کردیا۔ کہ وہ قوی الطاقتین فرزند جو کہ کشف میں سبز رنگ کے پھل میں دکھایا گیا تھا۔ وہ وہی لڑکا ہے۔ جو ام المومنین کے

بطن مبارک سے پیدا ہوا۔ کیونکہ اس کے علاوہ اور کوئی لڑکا نہیں۔ جو سبز اشتہار کا مصداق ہو۔

مصلح موعود چوتھا لڑکا ہوگا

۲۰ فروری ۱۸۸۶ء کی پیشگوئی میں یہ الہامی الفاظ "وہ تین کو چار کرنے والا ہوگا۔" اس امر کی طرف بھی اشارہ کرتے ہیں۔ کہ مصلح موعود حضور علیہ السلام کا چوتھا بیٹا ہوگا۔

مصلح موعود بشیر اول کے بعد پیدا ہوگا

مصلح موعود کے لئے بشیر ثانی کا الہامی نام اس امر پر دلالت کرتا ہے۔ کہ وہ بشارت کے ماتحت پیدا ہونے والے لڑکوں میں سے دوسرا ہوگا۔ اور وہ بشیر اول کے بعد پیدا ہوگا۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں۔ "اور ضرور تھا کہ اس کا آنا معرض التوا میں رہتا جب تک یہ بشیر جو فوت ہو گیا ہے پیدا ہو کر پھر واپس اٹھایا جاتا۔ کیونکہ یہ سب امور حکمت الٰہیہ نے اس کے قدموں کے نیچے رکھے تھے۔ اور بشیر اول جو فوت ہو گیا ہے۔ بشیر ثانی کے لئے بطور ارہاص تھا۔ اس لئے دونوں کا ایک ہی پیشگوئی میں ذکر کیا گیا۔" (سبز اشتہار صفحہ ۲۱ حاشیہ)

مصلح موعود بشیر اول کے بعد بلا توقف پیدا ہوگا

(۱) "اس کے ساتھ فضل ہے جو اس کے آنے کے ساتھ آئیگا۔" ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء

(۲) "سو اے وے لوگو جنہوں نے ظلمت کو دیکھا ... خوش ہو اور خوشی سے اچھلو۔ کہ اس کے بعد اب روشنی (مصلح موعود) آئیگی۔" سبز اشتہار صفحہ ۱۷

۲۰ فروری ۱۸۸۶ء کے الہام میں دو مرتبہ ساتھ کا لفظ اور سبز اشتہار میں اب کا لفظ اس طرف اشارہ کر رہے ہیں۔ کہ مصلح موعود بشیر اول کے بعد بلا توقف پیدا ہوگا۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں۔ "ہاں سبز اشتہار میں صریح لفظوں میں بلا توقف لڑکا پیدا ہونیکا وعدہ تھا۔" (سراج منیر صفحہ ۳۴ حاشیہ)

مصلح موعود ۱۲ مارچ ۱۸۸۶ء سے نو سال کے عرصہ میں پیدا ہوگا

"ہم جانتے ہیں۔ کہ

ایسا لڑکا بموجب وعدہ الٰہی نو سال کے عرصہ تک ضرور پیدا ہو گا۔ خواہ جلد ہو خواہ دیر سے بہر حال اس عرصہ کے اندر پیدا ہو جائیگا۔" اشتہار ۲۲ مارچ ۱۸۸۶ء۔ اس اشتہار سے معلوم ہوا۔ کہ نو سالہ میعاد اس اشتہار کی تاریخ یعنی ۲۲ مارچ ۱۸۸۶ء سے شروع ہوتی ہے۔ اور یہ میعاد ۲۲ مارچ ۱۸۹۵ء کو ختم ہو گی۔ اور مصلح موعود اسی میعاد کے دوران میں پیدا ہو گا

(۲) "اشتہار ۲۲ مارچ ۱۸۸۶ء میں صاف صاف تولد فرزند موصوف کے لئے نو برس میعاد لکھی گئی ہے۔" (اشتہار محک اخیار و اشرار)

(۳) نو سالہ میعاد کے متعلق مخالفین کی نکتہ چینی کا جواب دیتے ہوئے حضرت اقدس فرماتے ہیں۔ "نو برس کی حد جو پسر موعود کے لئے بیان کی گئی ہے . . . . . جن صفات خاصہ کے ساتھ لڑکے کی بشارت دی گئی ہے۔ کسی لمبی میعاد گو نو برس سے بھی دو چند ہوتی۔ اس کی عظمت اور شان میں کچھ فرق نہیں آسکتا۔" (اشتہار صداقت آثار ۸ اپریل ۱۸۸۶ء)

مصلح موعود ۱۸۸۹ء میں پیدا ہوگا

مصلح موعود کی پیشگوئی ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء میں شائع ہوئی۔ اس میں یہ الہامی الفاظ تھے "وہ تین کو چار کرنے والا ہو گا۔" الہام میں اس طرف بھی اشارہ ہے کہ مصلح موعود پیشگوئی سے تین سال گزرنے کے بعد چوتھے سال میں یعنی ۱۸۸۹ء میں پیدا ہو گا۔

مصلح موعود مسیح موعود علیہ السلام کی زندگی میں آپ کو ملیگا

"خدائے عزوجل نے مجھ پر کھول دیا ہے۔ کہ بشیر جو فوت ہو گیا ہے۔ کمالات استعدادیہ میں اعلیٰ درجہ کا تھا۔ . . . . . اس کی موت کی تقریب پر بعض مسلمانوں کی نسبت الہام ہوا۔ أحسب الناس ان یترکوا ان یقولوا امنا وھم لا یفتنون. قالوا تاللہ تفتؤ تذکر یوسف حتی تکون حرضا او تکون من الھالکین. شاھت الوجوہ فتول عنھم حتی حین. ان الصابرین یوفی لھم اجرھم بغیر حساب. اب خدا تعالیٰ نے ان آیات میں صاف بتلا دیا ——— کہ بشیر کی موت لوگوں کی

آزمائش کے لئے ایک ضروری امر تھا۔ اور جو کچے تھے۔ وہ مصلح موعود کے ملنے سے ناامید ہو گئے۔ اور انہوں نے کہا۔ کہ تو اسی طرح اس یوسف کی باتیں ہی کرتا رہے گا۔ یہاں تک کہ قریب مرگ ہو جائیگا۔ یا مر جائے گا سو خدا نے مجھے فرمایا کہ ایسوں سے مونہہ پھیرلے جب تک کہ وہ وقت پہنچ جائے۔" (مکتوب بنام خلیفہ اول ۱۴ر دسمبر ۱۸۸۸ء)

(۲) انی لاجد ریح یوسف لولا ان تفندون (الحکم جلد ۹ ے ۵ صہ ۱۲) اس الہام الٰہی کا مفہوم حضور علیہ السلام نے اپنے ایک شعر میں یوں ادا فرمایا ہے ؎

آرہی ہے اب تو خوشبو میرے یوسف کی مجھے
گو کہو دیوانہ میں کرتا ہوں اس کا انتظار

(براہین احمدیہ حصہ پنجم صہ ۹۷)

مندرجہ بالا دو حوالہ جات اور شعر میں مصلح موعود کو یوسف قرار دیا گیا ہے۔ اس لئے ضروری ہے کہ جس طرح یعقوب کو حضرت یوسف انکی زندگی میں مل گئے۔ اسی طرح مسیح موعود علیہ السلام کو مصلح موعود اپنی زندگی میں مل جائے۔ اور حضور کو الہام میں اس وقت کے آجانے کی خوشخبری بھی دی گئی ہے۔

بشیر اول کی موت کو دیکھنے والے مصلح موعود کو بھی دیکھیں گے

سبز اشتہار صہ ۱۷ پر مصلح موعود کی پیشگوئی یوں فرماتے ہیں:۔ "سوائے دے لوگو جنہوں نے ظلمت (یعنی بشیر اول کی موت) کو دیکھ لیا۔ حیرانی میں مت پڑو۔ بلکہ خوش ہو اور خوشی سے اچھلو۔ کہ اس کے بعد اب روشنی آئیگی (یعنی مصلح موعود آئیگا ناقل) پس اس عبارت میں بشیر اول کی موت کی ظلمت کو دیکھنے والوں کو خوشخبری دی گئی ہے۔ کہ وہ خوش ہوں اور خوشی سے اچھلیں۔ کہ اس کے بعد روشنی کی آمد یعنی مصلح موعود کی پیدائش ہے۔ اور ان لوگوں کا ایک حصہ اسکو بھی دیکھے گا۔ اور وہ ان کی زندگی میں ظاہر ہو کر خوشی کا باعث ہوگا۔ اور اس میں یہ بھی اشارہ ہے۔ کہ اس وقت جماعت

موجود ہوگی۔ اور وہ اس دعویٰ کو جلد قبول کرکے خوشی حاصل کرے گی

مصلح موعود جماعت کا امام ہوگا

حضور علیہ السلام تریاق القلوب صفحہ ۴۴ پر فرماتے ہیں۔ "کہ میرا پہلا لڑکا جو زندہ موجود ہے جس کا نام محمود ہے ابھی وہ پیدا نہیں ہوا تھا۔ جو مجھے کشفی طور پر اسکے پیدا ہونے کی خبر دی گئی تھی۔ اور میں نے مسجد کی دیوار پر اس کا نام لکھا ہوا پایا "محمود"۔ علم تعبیر الرویا میں مسجد سے مراد جماعت ہوتی ہے۔ پس مسجد کی دیوار پر "محمود" نام لکھے ہونے سے یہ مراد ہے۔ کہ وہ جماعت کا امام ہوگا

مصلح موعود کا ظہور خلافت ثانیہ کے رنگ میں

(۱) ایک الہام میں اس (مصلح موعود) کا نام فضل عمر بھی ظاہر کیا گیا ہے (اشتہار ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء صفحہ ۲ حاشیہ) (۲) دو شنبہ ہے مبارک دو شنبہ " (اشتہار ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء)

پہلے الہام میں مصلح موعود کو فضل عمر قرار دے کر حضرت عمرؓ سے مشابہت دی گئی ہے۔ حضرت عمر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے خلیفہ ثانی تھے۔ اس لئے ضروری ہے کہ مصلح موعود حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا خلیفہ ثانی ہو۔ اور دوسرے الہام دو شنبہ ہے مبارک دو شنبہ میں منجملہ اور باتوں کے اس طرف بھی اشارہ کیا گیا ہے۔ کہ جسطرح دو شنبہ ہفتہ کا تیسرا دن ہوتا ہے۔ اسی طرح مصلح موعود کا زمانہ بھی مسیح موعود سے تیسرے نمبر پر ہوگا۔

مصلح موعود کا ظہور دیر سے ہوگا

۱۲ جنوری ۱۸۸۹ء کے اشتہار میں پسر موعود کے متعلق حضور علیہ السلام نے یہ الہام درج فرمایا ہے

اے فخر رسل قرب تو معلومم شد ٭ دیر آمدۂ زراہ دور آمدۂ

اس الہام کے لفظ " دیر آمدۂ" میں اس طرف اشارہ ہے کہ پسر موعود کی پیشگوئی ایک لمبے عرصہ سے چلی آرہی ہوگی۔ اور " دور آمدۂ" سے اسکے روحانی مقام کی بلندی کیطرف اشارہ ہے۔ نیز یہ بھی کہ درمیان میں ایک قریب ہی پیدا

ہونیوالے بچہ پر اس پیشگوئی کو چسپاں کیا جائیگا۔ مگر بعد میں ظاہر ہوگا کہ مصلح موعود اس کے بعد آنیوالا ہے۔ اور جب اس مصلح موعود کا ظہور ہوگا۔ تو اس کا زمانہ پانیوالے بے اختیار پکار اٹھیں گے۔ کہ "دیر آمدہ ز راہ دور آمدہ"

مصلح موعود کی پیدائش آسمانی نشان ہے

مصلح موعود کی بشارت دیتے ہوئے حضرت اقدس فرماتے ہیں۔ "جن صفات خاصہ کے ساتھ لڑکے کی بشارت دی گئی ہے۔ کسی لمبی میعاد سے گو نو برس سے بھی دو چند ہوتی اس کی عظمت اور شان میں کچھ فرق نہیں آسکتا۔ . . . . دعا کی قبولیت ہو کر ایسی خبر کا ملنا بے شک یہ بڑا بھاری آسمانی نشان ہے۔ نہ یہ کہ صرف پیشگوئی ہے" (اشتہار ۸ اپریل ۱۸۸۶ء)

اس عبارت میں مصلح موعود کی پیدائش کو آسمانی نشان قرار دیا گیا ہے۔ اور اسکی پیدائش کی میعاد نو سال بتائی گئی ہے۔ اگر مصلح موعود نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے کافی عرصہ بعد پیدا ہونا تھا۔ تو پھر آپ کے زمانہ کے مخالفین کے لیے یہ نشان کیسے حجت ہو سکتا تھا؟

مصلح موعود کی آمد گویا مسیح موعود کی دوبارہ آمد ہوگی

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:۔ "چنانچہ خدا تعالیٰ نے مجھے بھی بشارت دی۔ کہ موت کے بعد میں تجھے حیات بخشونگا۔ اور فرمایا۔ کہ جو لوگ خدا تعالیٰ کے مقرب ہیں۔ وہ مرنے کے بعد پھر زندہ ہو جایا کرتے ہیں۔ اور فرمایا کہ میں اپنی چمکار دکھلاؤنگا۔ اور اپنی قدرت نمائی سے تجھے اٹھاؤنگا۔ پس میری اس دوبارہ زندگی سے مراد بھی میرے مقاصد کی زندگی ہے۔ مگر کم ہیں وہ لوگ جو ان بھیدوں کو سمجھتے ہیں۔" (فتح اسلام صفہ ۲ حاشیہ تختی خورد)

اس عبارت سے معلوم ہوا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی آمد دوبارہ دنیا میں ہوگی اور وہ مصلح موعود کے رنگ میں جیسے مسیح موعود علیہ السلام کا حسن و احسان میں نظیر بتایا گیا ہے ظاہر ہوگی۔ اور اُسی کے عہد میں ہی آپ کے مقاصد پورے ہونگے اور اسطرح آپکو دوبارہ زندگی حاصل ہوگی

باب چہارم

مصلح موعود کی ذاتی علامات

(۱) مصلح موعود کے نام

فضل، بشیر ثانی، محمود، فضل عمر سبز اشتہار کے صفحہ ۲۱ پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام مصلح موعود کے الہامی نام یوں تحریر فرماتے ہیں۔

"اس کے ساتھ فضل ہے جو اس کے آنے کے ساتھ آئیگا"۔ پس مصلح موعود کا نام الہامی عبارت میں فضل رکھا گیا۔ اور نیز دوسرا نام اس کا محمود اور تیسرا نام اسکا بشیر ثانی بھی ہے۔ اور ایک الہام میں اسکا نام فضل عمر بھی ظاہر کیا گیا ہے۔" اسی طرح سبز اشتہار کے صفحہ ۱۷ پر فرماتے ہیں۔" خدا تعالیٰ نے اس عاجز پر ظاہر کیا ہے۔ کہ دوسرا بشیر تمہیں دیا جائے گا۔ جسکا نام محمود بھی ہے۔ وہ اپنے کاموں میں اولوالعزم ہوگا۔"

یوسف حضور علیہ السلام نے حضرت خلیفہ اول کو ۴ دسمبر ۱۸۸۸ء کو ایک مکتوب تحریر فرمایا۔ اس میں مصلح موعود کی آمد کا ذکر کرتے ہوئے یہ الہامی فقرہ درج فرمایا۔

وقالوا تاللہ تفتؤ تذکر یوسف حتی تکون حرضا او تکون من الھالکین

اس الہام میں مصلح موعود کا نام یوسف رکھا گیا ہے۔ اسی طرح ایک اور الہام انی لاجد ریح یوسف لولا ان تفندون (البدر جلد ۴ صفحہ ۲) جس کا مفہوم آپکا یہ شعر بھی ادا کر رہا ہے ؎

آرہی ہے اب تو خوشبو میرے یوسف کی مجھے ۔ گو کہو دیوانہ میں کرتا ہوں اس کا انتظار

(براہین احمدیہ حصہ پنجم صفحہ ۹۷)

فخر رسل

۱۲ر جنوری ۱۸۸۹ء کے اشتہار میں پسر موعود کے بارہ میں یہ الہامی فقرہ درج ہے۔ جسمیں مصلح موعود کو فخر رسل قرار دیا گیا ہے۔

اے فخر رسل قرب تو معلومم شد ؛ دیر آمدہٴ ز راہِ دُور آمدہٴ

کلمۃ اللہ

۲۰ر فروری ۱۸۸۶ء کی پیشگوئی میں مصلح موعود کے بارہ میں یہ الہامی الفاظ ہیں "وہ کلمۃ اللہ ہے کیونکہ خدا کی رحمت وغیوری نے اسے اپنے کلمہ تمجید سے بھیجا ہے۔

پس مندرجہ بالا عبارات میں مصلح موعود کے نام فضل محمود۔ بشیر ثانی۔ فضل عمر۔ یوسف فخر رسل اور کلمۃ اللہ بیان کئے گئے ہیں۔

(ب) مصلح موعود کا حلیہ

مصلح موعود حسین ہوگا

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں۔ "خدا تعالےٰ نے مجھے مخاطب کرکے فرمایا کہ انا نبشرک بغلام حسین یعنی ہم تجھے ایک حسین لڑکے کے عطا کرنے کی خوشخبری دیتے ہیں۔ ... لوگوں نے اس الہام سے تعجب کیا۔ کیونکہ میری پہلی بیوی کو عرصہ ۲۰ سال سے اولاد ہونی موقوف ہو چکی تھی۔ اور دوسری کوئی بیوی نہ تھی۔ ..... اس کے قریباً تین برس کے بعد ... دلی میں میری شادی ہوئی۔ اور خدا نے وہ لڑکا بھی دیا۔ اور تین اور عطا کئے" (تریاق القلوب صہ ۳۴)

مصلح موعود وجیہ اور حسن و احسان میں مسیح موعود علیہ السلام کا نظیر ہوگا

۲۰ر فروری ۱۸۸۶ء کی پیشگوئی میں مصلح موعود کے متعلق الہام ہے۔ "ایک وجیہ اور پاک لڑکا تجھے دیا جائے گا" اور ایک دوسرے مقام پر فرمایا۔ "ایک اولوالعزم پیدا ہوگا۔ وہ حسن و احسان میں تیرا نظیر ہوگا۔ وہ تیری ہی نسل سے ہوگا۔ فرزند دلبند گرامی ارجمند" (ازالہ اوہام صہ ۱۳۵ و ۶) ۔ مندرجہ بالا الہامات سے معلوم ہوا کہ مصلح موعود خوبصورت اور وجیہ اور حسن و احسان میں مسیح موعود کا نظیر ہوگا

مصلح موعود حسن میں یوسف ثانی ہوگا

حضرت مسیح موعود علیہ السلام ۴ر دسمبر ۱۸۸۸ء کے مکتوب میں حضرت خلیفہ اول کو مصلح موعود کے بارہ میں اطلاع فرماتے ہوئے یہ الہام درج فرماتے ہیں۔ "قالوا تاللہ تفتؤ تذکر یوسف حتیٰ تکون حرضاً او تکون من الھالکین ... اور جو پیچھے تھے وہ مصلح موعود کے ملنے سے ناامید ہو گئے۔ اور انہوں نے کہا تو اسی طرح اس یوسف کی باتیں ہی کرتا رہے گا۔ یہاں تک کہ قریب مرگ ہو جائے گا یا مر جائیگا۔ اسی طرح ایک اور موقعہ پر الہام ہوا انی لأجد ریح یوسف لولا ان تفندون (تذکرہ صہ ۴۸۵) متذکرہ بالا سب الہامات و عبارات سے مصلح موعود کا حلیہ یہ معلوم ہوا۔ کہ وہ حسین و جمیل ہوگا۔ اور حسن میں مسیح موعود علیہ السلام کا نظیر اور یوسف ثانی ہوگا۔

(ج) مصلح موعود کے خصائل

مصلح موعود کے بارہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہامات اور پیشگوئیاں جو باب دوم میں درج کی جا چکی ہیں۔ ان کے مطالعہ سے مصلح موعود کے مندرجہ ذیل خصائل و اوصاف معلوم ہوتے ہیں:۔ (۱) "وہ صاحب شکوہ اور عظمت و دولت ہوگا۔" (۲) وہ سخت ذہین و فہیم ہوگا" (۳) "دل کا حلیم ہوگا" (۴) "علوم ظاہری و باطنی سے پُر کیا جائے گا" (۵) "اس کا نزول بہت مبارک اور جلال الٰہی کے ظہور کا موجب ہوگا۔ (۶) "نور آتا ہے نور" یعنی وہ نورانی وجود ہوگا (۷) "وہ خدا کی اپنی رضامندی کے عطر سے ممسوح کیا گیا ہوگا۔" (۸) "خدا تعالیٰ اس میں اپنی روح ڈالے گا" (۹) "خدا کا سایہ اس کے سر پر ہوگا۔" (۱۰) "وہ جلد جلد بڑھیگا" (۱۱) "وہ اپنے کاموں میں اولوالعزم نکلے گا۔" (اشتہار دہم جولائی ۱۸۸۸ء) (۱۲) "حسن و احسان میں مسیح موعود کا نظیر ہوگا۔" (اشتہار ۱۲ جنوری ۱۸۸۹ء)

(۱۳) **مسیحی صفت ہوگا** چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا "الہام یہ بتلاتا ہے کہ چار لڑکے پیدا ہونگے۔ اور ایک کو ان میں ایک مرد خدا مسیحی صفت الہام نے بیان

کیا ہے۔" (تریاق القلوب ص۴۱)

(۱۴) یوسف کی طرح پاک باطن ہوگا

الہام الٰہی میں مصلح موعود کو یوسف قرار دیا گیا ہے۔ فرمایا "تاللہ تفتئو تذکر یوسف" (تذکرہ ص۴۱۵)

پس یہ الہام اسکی پاک باطنی اور تطہیر نفسی کیطرف اشارہ کر رہا ہے۔ اس امر کی تائید حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ایک اور عبارت سے ہوتی ہے فرمایا۔ "خدا تعالےٰ نے مجھے وعدہ دیا ہے کہ تیری برکات کا دوبارہ نور ظاہر کرنے کے لئے تجھ سے ہی اور تیری ہی نسل میں سے ایک شخص کھڑا کیا جائے گا۔ جس میں روح القدس کی برکات پھونکوں گا وہ پاک باطن اور خدا سے نہائت پاک تعلق رکھنے والا ہوگا۔" (تحفہ گولڑویہ ص۵۶)

(۱۵) مصلح موعود محبوب خدا ہوگا

بشارت دی کہ اک بیٹا ہے تیرا
جو ہوگا ایک دن محبوب میرا
کرونگا دور اس مہ سے اندھیرا
دکھاؤنگا کہ اک عالم کو پھیرا

(محمود کی آمین مطبوعہ ۱۹۰۱ء)

(۱۶) وہ ہدائت میں کمال پائیگا

"تمام پیشگوئیوں کے مجموعی الفاظ یہ ہیں کہ بعض لڑکے فوت بھی ہونگے۔ اور ایک لڑکا خدا تعالےٰ سے ہدائت میں کمال پائے گا۔" (آئینہ کمالات اسلام ص۳۰۵)

(۱۷) وہ فخر رسل ہوگا

۱۲؍جنوری ۱۸۸۹ء کے اشتہار میں مصلح موعود کے بارہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے یہ الہامی شعر درج فرمایا ہے ؎

اے فخر رسل قرب تو معلومم شد ؛ دیر آمدۂ ز راہِ دور آمدۂ

مصلح موعود عمر پانے والا ہوگا

۷؍اگست ۱۸۸۷ء کو جب بشیر اول پیدا ہوئے۔ تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اجتہادی طور پہ یہ سمجھا۔ کہ یہ مصلح موعود ہیں۔ مگر جب وہ ۴؍نومبر ۱۸۸۸ء کو فوت ہو گئے تو مخالفین

نے مصلح موعود کی پیشگوئی کے بارہ میں اعتراضات کئے۔ ان اعتراضات کے جواب میں حضور علیہ السلام نے یکم دسمبر ۱۸۸۸ء کو سبز اشتہار شائع فرمایا۔ اور اس میں بتایا۔ کہ ۲۰ر فروری ۱۸۸۶ء کی پیشگوئی اصل میں دو لڑکوں کی پیدائش پر مشتمل تھی۔ نیز یہ کہ مصلح موعود کے لئے تو عمر پانا شرط تھی۔ اس لئے بشیر اول عمر نہ پانے کی وجہ سے مصلح موعود نہیں ہو سکتا۔ چنانچہ اس امر کی تائید میں حضور تحدی فرماتے ہیں:۔

(۱) "ماہ اگست ۱۸۸۸ء تک ... جسقدر اس عاجز کی طرف سے اشتہار چھپے ہیں ... ان میں سے کوئی شخص ایک ایسا حرف بھی پیش نہیں کر سکتا۔ جس میں یہ دعویٰ کیا گیا ہو کہ مصلح موعود اور عمر پانے والا یہی لڑکا تھا جو فوت ہو گیا ہے۔ بلکہ ۸ر اپریل ۱۸۸۶ء کا اشتہار اور نیز ۷ر اگست ۱۸۸۷ء کا اشتہار کہ جو ۸ر اپریل ۱۸۸۶ء کی بناء پر اور اس کے حوالہ سے بروز تولد بشیر شائع کیا گیا تھا صاف بتلا رہا ہے۔ کہ ہنوز الہامی طور پر یہ تصفیہ نہیں ہوا۔ کہ آیا یہ لڑکا مصلح موعود اور عمر پانے والا ہے یا کوئی اور ہے" (سبز اشتہار صـ۲)

(۲) "اگر ہم اس خیال کی بناء پر کہ الہامی طور پر ذاتی بزرگیاں پسر متوفی کی ظاہر ہوئی ہیں ... کوئی مفصل و مبسوط اشتہار بھی شائع کرتے۔ اور اس میں بحوالہ ان ناموں کے اپنی یہ رائے لکھتے۔ کہ شاید مصلح موعود اور عمر پانے والا یہی لڑکا ہو گا۔ تب بھی صاحبان بصیرت کی نظر میں یہ رائے اجتہادی بیان قابل اعتراض نہ ٹھہرتا۔" (سبز اشتہار صـ۵)

(۳) "کیا کوئی اشتہار ہمارا ان کے پاس ہے۔ کہ جو ان کو یقین دلاتا ہے۔ کہ ہم اس لڑکے کی نسبت الہامی طور پر قطع کر چکے تھے۔ کہ یہی عمر پانے والا اور مصلح موعود ہے۔ اگر کوئی ایسا اشتہار ہے۔ تو کیوں پیش نہیں کیا جاتا۔" (سبز اشتہار صـ۷)

(۴) "ہم بار بار لکھ چکے ہیں۔ کہ ہم نے کوئی اشتہار نہیں دیا۔ جس میں ہم نے قطع اور یقین ظاہر کیا ہو۔ کہ یہی لڑکا (بشیر اول) مصلح موعود اور عمر پانے والا ہے" (سبز اشتہار صـ۱۰)

(۵) "آج تک ہم نے کسی اشتہار میں نہیں لکھا۔ کہ یہ لڑکا عمر پانے والا ہوگا۔ اور نہ یہ کہا کہ یہی مصلح موعود ہے۔" (سبز اشتہار صنہ ۲)

(۶) "آج ۱۲ جنوری ۱۸۸۹ء میں مطابق ۹ جمادی الاول ۱۳۰۶ھ بروز شنبہ میں اس عاجز کے گھر میں بفضلہ تعالےٰ ایک لڑکا پیدا ہوگیا ہے۔ جس کا نام بالفعل تفاؤل کے طور پر بشیر اور محمود بھی رکھا گیا ہے۔ اور کامل انکشاف کے بعد پھر اطلاع دی جائیگی۔ مگر ابھی تک مجھ پر نہیں کھلا کہ یہی لڑکا مصلح موعود اور عمر پانے والا ہے۔ یا وہ کوئی اور ہے۔" (تکمیل تبلیغ ۱۲ جنوری ۱۸۸۹ء)

غرضیکہ سبز اشتہار کے متذکرہ بالا پانچ حوالوں میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بشیر اول کے مصلح موعود نہ ہونے کی دلیل یہ بیان فرمائی ہے۔ کہ وہ عمر پانیوالا نہ تھا۔ اور نہ ہی آپ نے کہیں لکھا تھا۔ کہ یہ مصلح موعود اور عمر پانے والا ہے۔ اور ۱۲ جنوری ۱۸۸۹ء کے اشتہار میں محمود کی پیدائش کا ذکر کرتے ہوئے تحریر فرمایا کہ ابھی تک کھلا نہیں۔ کہ یہی مصلح موعود اور عمر پانے والا ہے۔ پس ان سب عبارات میں مصلح موعود کو عمر پانے کی قید سے مقید کرنا بتلاتا ہے۔ کہ مصلح موعود عمر پانے والا لڑکا ہوگا۔

باب پنجم

مصلح موعود کے کام

مصلح موعود کے بارہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئیاں اور الہامات باب دوم میں درج کئے جا چکے ہیں۔ ان کی روشنی میں مصلح موعود کے مندرجہ ذیل کام معلوم ہوتے ہیں:۔

نظام جماعت مستحکم کریگا

"مصلح موعود" کا لفظ ہی اس کے اولین اور اہم ترین کام کی طرف اشارہ کر رہا ہے۔ کہ اس کے ذریعہ بعض اہم امور اصلاح پذیر ہونگے۔ اور اس طرف اشارہ ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بعد جماعت میں بعض لوگوں کیطرف سے مختلف فتنے پیدا کئے جائیں گے۔ اور وہ مصلح موعود ان اندرونی اور بیرونی فتنوں کے زمانہ میں جماعت کی صحیح راہ نمائی فرمائیگا۔ اور ان مفاسد کی اصلاح کریگا۔ نیز جماعت کے نظام کی بھی اصلاح کر کے اس نظام کو مستحکم و استوار کر دیگا۔ وہ جماعت کی شاندار تربیت کرے گا۔ جس کے نتیجہ میں جماعت کو نمایاں ترقی حاصل ہوگی۔

روحانی بیماریوں سے شفا دیگا

"وہ اپنے مسیحی نفس اور روح الحق کی برکت سے بہتوں کو بیماریوں سے صاف کریگا۔" (پیشگوئی ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء) یعنی اللہ اس کو مسیحی صفات عطا فرمائیگا۔ اور روح الحق کی برکت سے روحانی و جسمانی بیمار اس کے ہاتھ سے شفایاب ہونگے۔ اور اللہ تعالےٰ اس کی دعاؤں کو شرف قبولیت بخشیگا۔

تمدنی و معاشرتی اصلاح کریگا۔

"وہ زمین والوں کی راہ سیدھی کریگا" (ازالہ اوہام صفحہ ۱۵۶) یعنی وہ زمینی اور دنیادار لوگوں کو آسمانی اور ہدایت یافتہ اور باخدا بنادیگا۔ وہ انکی تمدنی اور معاشرتی اصلاح بھی کرے گا۔ اور مذہبی اور روحانی طور پر بھی ان کی صحیح راہ نمائی کرے گا۔

اسیروں کی رستگاری کریگا۔

"وہ اسیروں کو رستگاری بخشیگا۔ اور ان کو جو شبہات کی زنجیروں میں مقید ہیں رہائی دیگا۔" (ازالہ اوہام صفحہ ۱۵۶)
یعنی وہ مصلح موعود ان لوگوں کو جو تمدنی طور پر اپنی آزادی کے حقوق سے محروم ہونگے حقوق کی آزادی دلانے کا موجب ہوگا۔ اور روحانی اور مذہبی طور پر شبہات و شکوک اور رواج و رسوم کی زنجیروں میں مقید لوگوں کو رہائی دلائے گا۔ اور ان کے اندر یقین و عرفان اور تعلق باللہ کی روح پھونک دیگا۔

قوموں کو برکت دیگا

"قومیں اس سے برکت پائیں گی" یعنی اس کا وجود اپنی جماعت کے لئے ہی نہیں۔ بلکہ دوسری اقوام کے لئے بھی باعث رحمت ہوگا۔ اور اس کی زریں ہدایات سے مستفید ہونے والے اور عمل کرنیوالے امن و امان اور راحت کی زندگی بسر کریں گے۔

خدانما ہو کر خدا کی توحید قائم کریگا

"مظہر الحق والعلاء کان اللہ نزل من السماء" یعنی اسکے وجود سے اللہ تعالےٰ کی ہستی پر یقین و ایمان پیدا ہوگا۔ اور وہ اللہ تعالےٰ کی صفات کا مظہر ہوگا۔ گویا اسکے وجود سے خدا تعالےٰ کا وجود ظاہر ہوگا۔ وہ خدا کی ہستی کا زندہ ثبوت ہوگا۔ وہ خدا کی توحید کا علمبردار ہوگا۔ اور اسکا نزول بہت مبارک اور جلال الٰہی کے ظہور کا موجب ہوگا۔

مسلمانوں کو ایک مرکز پر جمع کریگا

مصلح موعود کا ایک کام الہام الٰہی میں یہ بیان کیا گیا ہے۔ کہ "انی معک یا ابن رسول اللہ" ...

مسلمانوں کو جو روئے زمین پر ہیں جمع کرو علیٰ دین واحد (تذکرہ صفحہ ۵۲۷) یعنی وہ مصلح موعود جو کہ اللہ کے رسول مسیح موعود علیہ السلام کا فرزند ہوگا۔ وہ اللہ تعالیٰ کے احکام کے ماتحت تبلیغ کے ذرائع وسیع کرتے ہوئے دینی اور مذہبی طور پر روئے زمین کے مسلمانوں کو ایک مرکز پر جمع کرنے کی کوشش کرے گا۔

دین اسلام کے محاسن اور کلام اللہ کے فضائل ظاہر کریگا

مصلح موعود کے ظہور کی ایک غرض ۲۰ر فروری ۱۸۸۶ء میں یہ بیان کی گئی ہے۔ کہ اس کے ذریعہ سے دین اسلام کا شرف اور کلام اللہ کا مرتبہ لوگوں پر ظاہر ہوگا۔" یعنی ایک طرف خود مصلح موعود کا ظہور دین اسلام کی صداقت اور الہام الٰہی کے سچا ہونے کی دلیل ہوگا۔ تو دوسری طرف وہ مصلح موعود دین اسلام کے محاسن اور کلام اللہ کے فضائل بیان کرکے ہر دو کا مرتبہ دیگر ادیان و کتب سماویہ پر ظاہر کرے گا۔ اور اس کے عہد میں مسلمانوں کو سیاسی اور مذہبی ترقیات حاصل ہونگی۔ اور قرآن مجید کے احکام و زریں اصولوں کی برتری دنیا پر ظاہر ہوگی۔ اور وہ خود قرآن مجید کے حقائق و معارف بیان کرنیوالا ہوگا۔ اور ایسے اسلامی اصول بیان کریگا۔ جن پر عمل کئے بغیر دنیا کے تمدنی اور معاشرتی مسائل حل نہ ہوسکیں گے۔

منصب خلافت پر فائز ہوگا

مصلح موعود خلافت کے منصب عالیہ پر فائز ہوگا۔ اور اس کی اہم ذمہ داریوں کو ادا کرکے لوگوں کے لئے باعث انزال رحمت ہوگا۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں۔

"خدا تعالیٰ کے انزال رحمت اور روحانی برکت کے بخشنے کے لئے بڑے عظیم الشان ۲ طریقے ہیں۔ (۱) اول یہ کہ کوئی مصیبت اور غم و اندوہ نازل کرکے صبر کرنیوالوں پر بخشش اور رحمت کے دروازے کھولے۔ ۔ ۔ ۔ (۲) دوسرا طریق انزال رحمت کا ارسال مرسلین و نبیین و ائمہ و اولیاء و خلفاء ہے۔ تا ان کی اقتداء و ہدایت سے

لوگ راہ راست پر آجائیں۔ اور ان کے نمونہ پر اپنے تئیں بنا کر نجات پا جائیں سو خدا تعالےٰ نے چاہا۔ کہ اس عاجز کی اولاد کے ذریعہ سے یہ دونوں شق ظہور میں آجائیں۔ پس اول اسنے قسم اول کے انزال رحمت کے لئے بشیر کو بھیجا...... اور دوسری قسم رحمت کی جو ابھی ہم نے بیان کی ہے۔ اسکی تکمیل کے لئے خدا تعالےٰ دوسرا بشیر بھیجے گا۔ جیسا کہ بشیر اول کی موت سے پہلے ۱۰ جولائی ۱۸۸۸ء کے اشتہار میں اس کے بارہ میں پیشگوئی کی گئی ہو اور خدا تعالےٰ نے اس عاجز پر ظاہر کیا۔ کہ ایک دوسرا بشیر تمہیں دیا جائے گا۔ جس کا نام محمود بھی ہے۔ ... اپنے کاموں میں اولوالعزم ہوگا۔ یخلق اللہ ما یشاء (سبز اشتہار صدا تا ۱۷ حاشیہ)

اب اس عبارت میں بشیر ثانی و محمود یعنی مصلح موعود کے لئے پیشگوئی کی گئی ہے۔ کہ وہ ائمہ اولیا و خلفاء کے رنگ میں اللہ تعالےٰ کی انزال رحمت کا باعث ہوگا۔ یعنی خلافت کے عہدۂ جلیلہ پر فائز ہوگا۔

حضرت مسیح موعود کے مقاصد پورے کریگا

فتح اسلام صدا کے حاشیہ پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنی حیات ثانیہ کا یوں ذکر فرماتے ہیں۔ "چنانچہ خدا تعالےٰ نے مجھے بھی بشارت دی۔ کہ موت کے بعد میں تجھے حیات بخشونگا۔ اور فرمایا کہ جو لوگ خدا تعالےٰ کے مقرب ہیں وہ مرنے کے بعد پھر زندہ ہوجایا کرتے ہیں اور فرمایا کہ میں اپنی چمکار دکھلاؤنگا۔ اور اپنی قدرت نمائی سے تجھے اٹھاؤنگا۔ پس میری اس دوبارہ زندگی سے مراد بھی میرے مقاصد کی زندگی ہے۔" اس بشارت میں آپ اپنی دوبارہ زندگی کو مقاصد میں کامیابی کے ساتھ تعبیر فرماتے ہیں۔ اور مصلح موعود کے بارہ میں خدائی الہام ہے۔ کہ وہ حسن و احسان میں تیرا نظیر ہوگا۔ گویا مصلح موعود حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مقاصد کو پورا کرنے والا ہوگا۔ اور حضور کی دوبارہ زندگی مصلح موعود کے رنگ میں پوری ہوجائیگی۔ اور اس مصلح موعود کو ان

مقاصد کی تکمیل کرنے کی وجہ سے ہی ایک الہام میں "مرد خدا مسیح صفت" (تریاق القلوب صفحہ ۱۱۷) قرار دیا گیا ہے۔

ضلالت و گمراہی میں مبتلا قوموں کو ہدائت دیگا۔

مصلح موعود ان کنواریوں کو جس کا ذکر حضرت مسیح کی آمد ثانی کی پیشگوئی میں ہے ہدائت عطا فرمائے گا۔ یعنی وہ قومیں جو خدا سے دور ہیں۔ اور ضلالت و گمراہی میں مبتلا ہیں۔ وہ ان کی ہدائت و اصلاح کا باعث ہو گا۔ حضرت مسیح علیہ السلام نے انجیل میں اپنی دوبارہ آمد کا تمثیلی رنگ میں یوں ذکر فرمایا ہے۔

"اس وقت آسمان کی بادشاہت اس دس کنواریوں کی مانند ہوگی۔ جو اپنی اپنی مشعلیں لے کر دولہا کے استقبال کو نکلیں۔ ان میں سے پانچ بے وقوف اور پانچ عقلمند تھیں۔ جو بے وقوف تھیں انہوں نے مشعلیں تو لے لیں۔ مگر تیل اپنے ساتھ نہ لیا۔ مگر عقلمندوں نے اپنی مشعلوں کے ساتھ اپنی کپیوں میں تیل بھی لے لیا۔ اور جب دولہا نے دیر لگائی۔ تو سب اونگھنے لگیں۔ اور سو گئیں۔ آدھی رات کو دھوم مچی کہ دیکھو دولہا آ گیا۔ اس کے استقبال کو نکلو۔ اس وقت وہ سب کنواریاں اٹھ کر اپنی اپنی مشعلیں درست کرنے لگیں۔ اور بے وقوفوں نے عقلمندوں سے کہا۔ کہ اپنے تیل سے کچھ ہمیں بھی دے دو۔ کیونکہ ہماری مشعلیں بجھی جاتی ہیں۔ عقلمندوں نے جواب میں کہا۔ کہ شاید ہمارے تمہارے دونوں کے لئے پورا نہ ہو۔ بہتر یہ ہے کہ بیچنے والوں کے پاس جا کر اپنے واسطے مول لے لو۔ جب وہ مول لینے جا رہی تھیں۔ تو دولہا آ پہونچا۔ اور جو تیار تھیں وہ اس کے ساتھ شادی میں چلی گئیں۔ اور دروازہ بند کیا گیا۔ پیچھے وہ باقی کنواریاں بھی آئیں۔ اور کہنے لگیں اے خداوند اے خداوند ہمارے لئے دروازہ کھول دے۔ اس نے جواب میں کہا۔ میں تم سے سچ کہتا ہوں۔ کہ میں تمہیں نہیں جانتا پس جاگتے رہو کیونکہ تم نہ اس دن کو جانتے ہو۔ نہ

اس گھڑی کو" (متی باب ۲۵ آیت ۱ تا ۱۳) اس تمثیل میں اس امر کیطرف اشارہ کیا گیا ہے کہ مسیح کی آمد ثانی مصلح موعود کے رنگ میں جب ظاہر ہوگی۔ تب بعض قومیں اس کو مانینگی اور بعض قومیں انکار کریں گی۔ مگر وہ قومیں جو اس کی آواز پر لبیک کہیں گی۔ وہ تو دینی و دنیاوی طور پر برکت وراحت پائیں گی۔ اور دوسری قومیں اس دولہا کی برکت سے محروم رہ جائیں گی۔ گویا مصلح موعود خدا سے برگشتہ اقوام کے لئے باعث ہدایت ورحمت ہوگا

تین کو چار کریگا

مصلح موعود کا ایک کام الہام میں یہ بھی بیان کیا گیا ہے۔ کہ "وہ تین کو چار کرنے والا ہوگا" جو منجملہ اور امور کے ادھر بھی اشارہ ہے کہ وہ اپنے ایک بھائی کو جو روحانی طور پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی فرزندی میں داخل نہ ہوگا۔ احمدیت میں داخل کرکے حضور علیہ السلام کے تین فرزندوں کو روحانی طور پر بھی چار بنا دیگا۔

"دوشنبہ ہے مبارک دوشنبہ"

۲۰ فروری ۱۸۸۶ء کی پیشگوئی متعلقہ مصلح موعود میں یہ الہامی الفاظ بھی ہیں "دوشنبہ ہے مبارک دوشنبہ" یہ اس طرف بھی اشارہ کر رہے ہیں کہ مصلح موعود کے عہد میں بعض دوشنبہ ایسے بھی آئیں گے۔ کہ ان ایام میں بعض اہم امور اور کارناموں کا بابرکت اختتام ہوگا۔ وہ امور سلسلہ کی ترقی اور عظمت کا موجب ہونگے۔ اس لئے وہ ایام دوشنبہ بھی مبارک بن جائیں گے۔

زمین کے کناروں تک شہرت پائیگا

مصلح موعود کے بارہ میں یہ بھی پیشگوئی ہے۔ کہ وہ زمین کے کناروں تک شہرت پائیگا۔ اور خلافت کے منصب پر فائز ہو کر جلد جلد ترقی کرے گا۔ اور اسکے عہد میں جماعت کو نمایاں ترقی ہوگی۔ اور جماعت کی شاخیں دنیا کے قریباً ہر ملک میں پھیل جائیں گی۔ اور اس طرح جہاں جماعت ہوگی۔ وہاں اسکا نام اور شہرت ہوگی۔ نیز وہ ایسے اہم اور عالمگیر کام سرانجام دیگا۔ جو سب اقوام کے لئے مفید اور نفع رساں ہوں گے۔ اس لئے عالمگیر شہرت حاصل کریگا۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہامات و تحریرات جو باب دوم و سوم میں درج ہیں۔ اُن سے یہ امر ثابت کیا جا چکا ہے۔ کہ ۲۰ر فروری ۱۸۸۶ء کی پیشگوئی دراصل دو سعید لڑکوں کی پیدائش پر مشتمل تھی۔ پیشگوئی کا پہلا حصہ بشیر اول کے متعلق تھا۔ اور دوسرا حصہ بشیر ثانی مصلح موعود کی پیدائش کے بارہ میں تھا۔ یکم دسمبر ۱۸۸۸ء کے سبز اشتہار میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ۲۰ر فروری ۱۸۸۶ء کی تصریح فرماتے ہوئے اس امر کی خوشخبری بھی دی۔ کہ وہ مصلح موعود عنقریب پیدا ہونیوالا ہے اور جنہوں نے بشیر اول کی موت کی ظلمت کو دیکھا ہے۔ وہ اب مصلح موعود کی روشنی کو بھی دیکھیں گے۔ چنانچہ ۱۲ر جنوری ۱۸۸۹ء کو جبکہ سیدنا محمود پیدا ہوئے۔ تو آپ نے ان کی پیدائش کی اطلاع اُس اشتہار کے ذریعہ جس کا عنوان "تکمیل تبلیغ" تھا۔ یوں شائع فرمائی:۔

"خدائے عزوجل نے جیسا کہ اشتہار دہم جولائی ۱۸۸۸ء اور اشتہار یکم دسمبر ۱۸۸۸ء میں مندرج ہے۔ اپنے لطف و کرم سے وعدہ دیا تھا۔ کہ بشیر اول کی وفات کے بعد ایک دوسرا بشیر دیا جائے گا جس کا نام محمود بھی ہوگا

اور اس عاجز کو مخاطب کر کے فرمایا تھا۔ کہ وہ اولوالعزم ہوگا۔ اور
حسن و احسان میں تیرا نظیر ہوگا۔ وہ قادر ہے۔ جس طور سے چاہتا ہے
پیدا کرتا ہے۔ سو آج ۱۲ر جنوری ۱۸۸۹ء میں مطابق ۹ رجمادی الاول
۱۳۰۶ھ روز شنبہ میں اس عاجز کے گھر میں بفضلہ تعالیٰ ایک لڑکا
پیدا ہو گیا ہے۔ جس کا نام بالفعل محض تفاؤل کے طور پر بشیر
اور محمود بھی رکھا گیا ہے۔ اور کامل انکشاف کے بعد پھر اطلاع دی
جائے گی۔ مگر ابھی تک مجھ پر یہ نہیں کھلا۔ کہ یہی لڑکا مصلح موعود اور عمر
پانے والا ہے۔ یا وہ کوئی اور ہے۔ لیکن میں جانتا ہوں۔ اور محکم یقین
سے جانتا ہوں۔ کہ خدا تعالے اپنے وعدہ کے موافق مجھ سے معاملہ
کرے گا۔ اور اگر ابھی اس موعود لڑکے کے پیدا ہونے کا وقت
نہیں آیا۔ تو دوسرے وقت میں وہ ظہور پذیر ہوگا۔ اور اگر مدت مقررہ سے
ایک دن بھی باقی رہ جائے گا۔ تو خدا عزوجل اس دن کو ختم نہیں
کرے گا۔ جب تک اپنے وعدہ کو پورا نہ کرے۔ مجھے ایک خواب میں
اس مصلح موعود کی نسبت زبان پر یہ شعر جاری ہوا تھا ؎

اے فخر رسل قرب تو معلومم شد — دیر آمدۂ ز راہ دور آمدۂ

پس اگر حضرت باری جلشانہٗ کے ارادہ میں دیر سے مراد اسی قدر دیر ہے
کہ جو اس پسر کے پیدا ہونے میں جس کا نام بطور تفاؤل بشیر الدین محمود
رکھا گیا ہے۔ ظہور میں آئی۔ تو تعجب نہیں کہ یہی لڑکا موعود لڑکا ہو۔"

اس اشتہار میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے مصلح موعود کی پیشگوئی کا
مصداق سیدنا محمود کو ہی قرار دیا۔ اور تفاؤل کے طور پر نام بھی بشیر الدین محمود
رکھا۔ مگر کامل انکشاف کے بعد صحیح اطلاع دینے کا وعدہ فرمایا۔ سو حضور علیہ السلام

ایفائے عہد فرماتے ہیں۔ اور کامل انکشاف کے بعد مختلف اوقات میں متفرق مقامات پر اس سے اطلاع دیتے ہیں۔

کامل انکشاف کے بعد پہلی اطلاع

حضرت مسیح موعود علیہ السلام ضمیمہ انجام آتھم صہ۱۵ مطبوعہ ۱۸۹۷ء میں مصلح موعود کے بارے میں یوں انکشاف فرماتے ہیں :-

"محمود جو میرا بڑا لڑکا ہے۔ اس کی پیدائش کی نسبت سبز اشتہار میں صریح پیشگوئی مع محمود کے نام کے موجود ہے۔ جو پہلے لڑکے کی وفات کے بارہ میں شائع کیا گیا تھا۔ جو رسالہ کی طرح کئی ورق کا اشتہار سبز رنگ کے ورقوں پر ہے۔"

سراج منیر کی اشاعت میں توقف

نیز ۱۲ر جنوری ۱۸۸۹ء کے اشتہار سے قبل سراج منیر کو محض اس وجہ سے شائع کرنے میں توقف کیا گیا۔ تا الہامی لڑکے یعنی پسر موعود کے متعلق پوری حقیقت کھل جائے۔ جیسا کہ حضور علیہ السلام سبز اشتہار صہ۷ پر فرماتے ہیں :-

"اس خیال اور انتظار میں سراج منیر کے چھاپنے میں توقف کی گئی تھی تا جب اچھی طرح الہامی طور پر لڑکے کی حقیقت کھل جائے۔ تب اس کا مفصل و مبسوط حال لکھا جا سکے۔"

دوسری اطلاع

چنانچہ جب سراج منیر مئی ۱۸۹۷ء میں طبع ہوئی۔ تو حضور نے اس کتاب میں ۱۵ر مارچ ۱۸۹۷ء کو اس بارہ میں بھی اعلان فرمایا۔ کہ جس لڑکے کے متعلق سبز اشتہار میں پیشگوئی تھی۔ وہ پیدا ہو چکا ہے۔ اور وہ محمود احمد ہے۔ فرمایا :-

"پانچویں پیشگوئی میں نے اپنے لڑکے محمود کی پیدائش کی نسبت کی تھی۔ کہ وہ

اب پیدا ہوگا۔ اور اس کا نام محمود رکھا جائے گا۔ اور اس پیشگوئی کی اشاعت کے لئے سبز ورق کے اشتہار شائع کئے گئے تھے۔ جو اب تک موجود ہیں۔ اور ہزاروں آدمیوں میں تقسیم ہوئے تھے۔ چنانچہ وہ لڑکا پیشگوئی کی میعاد میں پیدا ہوا۔ اور اب نویں سال میں ہے۔" (سراج منیر ص۳۴)

تیسری اطلاع "ہاں سبز اشتہار میں صریح لفظوں میں بلا توقف لڑکا پیدا ہونے کا وعدہ تھا۔ سو محمود پیدا ہو گیا۔ کس قدر یہ پیشگوئی عظیم الشان ہے اگر خدا کا خوف ہے۔ تو پاک دل سے سوچو۔"

(سراج منیر ص۳۴ حاشیہ)

چوتھی اطلاع ۱۸۹۷ء کے بعد ۲۰ اگست ۱۸۹۹ء کو حضور علیہ السلام تریاق القلوب میں پھر اس انکشاف سے اطلاع دیتے ہیں۔ فرمایا:-

"میرا پہلا لڑکا جو زندہ موجود ہے۔ جس کا نام محمود ہے۔ ابھی وہ پیدا نہیں ہوا تھا۔ جو مجھے کشفی طور پر اس کے پیدا ہونے کی خبر دی گئی - اور میں نے مسجد کی دیوار پر اس کا نام لکھا ہوا یہ پایا۔ کہ محمود۔ تب میں نے اس پیشگوئی کے شائع کرنے کے لئے سبز رنگ کے ورقوں پر ایک اشتہار چھاپا جس کی تاریخ اشاعت یکم دسمبر ۱۸۸۸ء ہے" (تریاق القلوب ص۴۲)

پانچویں اطلاع "محمود جو میرا بڑا بیٹا ہے۔ اُس کے پیدا ہونے کے بارہ میں اشتہار دہم جولائی ۱۸۸۸ء میں اور نیز اشتہار یکم دسمبر ۱۸۸۸ء میں جو سبز رنگ کے کاغذ پر چھاپا گیا تھا۔ پیشگوئی کی گئی۔ اور سبز رنگ کے اشتہار میں یہ بھی لکھا گیا۔ کہ اس پیدا ہونے والے لڑکے کا نام محمود رکھا جائے گا۔ اور یہ اشتہار محمود کے پیدا ہونے سے پہلے ہی لاکھوں انسانوں میں شائع کیا گیا ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ پھر جب کہ اس پیشگوئی کی شہرت بذریعہ اشتہارات کامل طور پر ہو چکی

اور مسلمانوں اور عیسائیوں اور ہندوؤں میں سے کوئی بھی فرقہ باقی نہ رہا۔ جو اس سے بے خبر ہو۔ تب خدا تعالےٰ کے فضل اور رحم سے ۱۲ر جنوری ۱۸۸۹ء کو مطابق ۹ر جمادی الاول ۱۳۰۶ھ میں بروز شنبہ محمود پیدا ہؤا۔ اور اس کے پیدا ہونے کی میں نے اس اشتہار میں خبر دی ہے۔ جس کے عنوان پر "تکمیل تبلیغ" موٹی قلم سے لکھا ہؤا ہے۔ جس میں بیعت کی دس شرائط مندرج ہیں۔ اور اس کے صفحہ ۴ میں یہ الہام پسر موعود کی نسبت ہے۔ اے فخر رسل قرب تو معلومم شد + دیر آمدۂ ز راہ دور آمدۂ

(تریاق القلوب صفحہ ۴۲)

چھٹی اطلاع

اس کے بعد ۱۹۰۲ء میں نزول المسیح کے صفحہ ۱۹۲ پر پیشگوئی ۹۴ میں انکشاف کامل متعلق مصلح موعود کا یوں اظہار فرمایا ہے۔

"مجھے اللہ تعالےٰ نے ایک لڑکے کے پیدا ہونے کی بشارت دی۔ چنانچہ قبل از ولادت بذریعہ اشتہار کے وہ پیشگوئی شائع ہوئی۔ پھر بعد اس کے وہ لڑکا پیدا ہؤا۔ جس کا نام بھی رؤیا کے مطابق محمود احمد رکھا گیا۔ اور یہ پہلا لڑکا ہے جو سب سے بڑا ہے"

ساتویں اطلاع

حقیقۃ الوحی کے صفحہ ۲۱۷ پر پھر آپ اس انکشاف سے اطلاع دیتے ہیں۔ یہ تحریر اگست ۱۹۰۶ء کی ہے۔ جو مئی ۱۹۰۷ء میں شائع ہوئی:۔

"چونتیسواں نشان یہ ہے۔ کہ میرا ایک لڑکا (بشیر اول) فوت ہو گیا تھا۔ اور مخالفوں نے جیسا کہ ان کی عادت ہے۔ اس لڑکے کے مرنے پر بڑی خوشی ظاہر کی تھی۔ تب خدا نے مجھے بشارت دے کر فرمایا۔ کہ اس کے عوض میں جلد ایک اور لڑکا پیدا ہوگا۔ جس کا نام محمود ہوگا۔ اور اس کا نام ایک دیوار پر لکھا ہؤا مجھے دکھایا گیا۔ تب میں نے ایک سبز رنگ اشتہار میں ہزار ہا موافقوں اور مخالفوں میں یہ پیشگوئی شائع کی۔ اور ابھی ستر دن پہلے لڑکے کی موت پر نہیں گذرے تھے۔ کہ یہ

لڑکا پیدا ہو گیا۔ اور اس کا نام محمود احمد رکھا گیا۔" (حقیقۃ الوحی صفحہ ۲۱۷)

آٹھویں اطلاع "میرے سبز اشتہار کے ساتویں صفحہ میں اس دوسرے لڑکے کے پیدا ہونے کے بارہ میں یہ بشارت ہے۔ کہ دوسرا بشیر دیا جائے گا۔ جس کا دوسرا نام محمود ہے۔ وہ اگرچہ اب تک جو یکم دسمبر ۱۸۸۸ء ہے۔ پیدا نہیں ہوا۔ مگر خدا تعالےٰ کے وعدہ کے موافق اپنی میعاد کے اندر ضرور پیدا ہو گا۔ زمین و آسمان ٹل سکتے ہیں۔ پر اس کے وعدوں کا ٹلنا ممکن نہیں۔ یہ ہے عبارت اشتہار سبز کے صفحہ ۷ کی۔ جس کے مطابق جنوری ۱۸۸۹ء میں لڑکا پیدا ہوا۔ جس کا نام محمود رکھا گیا۔ اور اب تک بفضلہ تعالےٰ زندہ موجود ہے۔ اور سترھویں سال میں ہے۔" (حقیقۃ الوحی صفحہ ۳۶)

پس اگر ہم مندرجہ بالا آٹھ اطلاعات پر سنجیدگی سے غور کریں اور سوچیں۔ کہ وہ کونسا لڑکا ہے۔ جس کی پیدائش کی بشارت سبز اشتہار میں دی گئی تھی۔ اور بشیر اول کے بعد بلا توقف نو سالہ میعاد میں یعنی ۲۲ر مارچ ۱۸۹۵ء کے اندر پیدا ہوا۔ اور اس کا نام بھی الہام کی بناء پر محمود احمد رکھا گیا۔ تو ہمیں سوائے سیدنا محمود ؓ کے اور کوئی بیٹا ان شرائط کا حامل نظر نہیں آتا۔ سیدنا محمود ؓ بشیر اول کے بعد بلا توقف نو سال کے عرصہ میں ۱۲ر جنوری ۱۸۸۹ء کو پیدا ہوئے۔ اور آپ کا نام نامی بھی محمود رکھا گیا۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے سراج منیر۔ انجام آتھم۔ تریاق القلوب۔ نزول المسیح اور حقیقۃ الوحی میں آپ کو ہی سبز اشتہار کی پیشگوئی کا مصداق قرار دیا۔ لہٰذا یہ امر روز روشن کی طرح ثابت ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سیدنا محمود کو ہی مصلح موعود اور پسر موعود سمجھتے تھے۔

باب ہفتم (۷)

صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام مصلح موعود کی پیشگوئی کا مصداق سیدنا محمود کو ہی سمجھتے تھے

صحابہ کرام حضرت مسیح موعود علیہ السلام سیدنا محمود کو ہی مصلح موعود کی پیشگوئی کا مصداق سمجھتے تھے۔ اس بارہ میں اس قدر آراء اور شہادتیں ہیں۔ کہ ان کو اس مختصر رسالہ میں درج نہیں کیا جا سکتا۔ مگر تاہم اس باب میں چند ضروری اور اہم آراء درج کی جاتی ہیں۔ جن سے معلوم ہو جائے گا۔ کہ صحابہ مسیح موعود علیہ السلام کا رجحان کس طرف تھا۔

حضرت خلیفہ اول رض کی فراست

ایک خطبہ میں حضرت خلیفہ اول رض نے فرمایا:-

"ایک نکتہ قابل یاد سناتے دیتا ہوں۔ کہ جس کے اظہار سے میں باوجود کوشش کے رُک نہیں سکا۔ وہ یہ کہ میں نے حضرت خواجہ سلیمان رحمۃ اللہ علیہ کو دیکھا۔ اُن کو قرآن شریف سے بڑا تعلق تھا۔ اُن کے ساتھ مجھے بہت محبت ہے۔ ۷۸ برس تک انہوں نے خلافت کی۔ بائیس سال کی عمر میں وہ خلیفہ ہوئے تھے۔ یہ بات یاد رکھو۔ کہ میں نے کسی مصلحت اور خالص بھلائی کے لئے کہی ہے۔" (خطبہ جمعہ بدر ۲۷ جنوری ۱۹۱۰ء)

اس واقعہ کے سُنانے سے جس طرف آپ کا اشارہ ہے۔ وہ آپ کی اس وصیت سے معلوم ہو جاتا ہے۔ جب کہ آپ گھوڑے سے گر کر بیمار ہو گئے۔ اور ایک شب کو آپ کو خیال ہُوا۔ کہ سوجن دل کی طرف جا رہی ہے۔ تب آپ نے رات کے وقت قلم دوات طلب کی۔ اور ایک کاغذ پر صرف دو لفظ لکھے۔ خلیفہ۔ محمود۔ اور

اپنے ایک شاگرد کو وہ کاغذ دیا۔" (ضمیمہ حیات نور الدین صفحہ ۱۵۹ مصنفہ مفتی محمد صادق صاحب)

حضرت خلیفہ اول کا علم

۸ ستمبر ۱۹۱۳ء کو پیر منظور محمد صاحب حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضؓ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ اور عرض کیا۔ کہ حضرت اقدس علیہ السلام کے اشتہارات کو پڑھ کر مجھے پتہ مل گیا ہے۔ کہ پسر موعود میاں صاحب (سیدنا محمود) ہی ہیں۔ اس پر حضرت خلیفہ اول رضؓ نے فرمایا:—

"ہمیں تو پہلے ہی سے معلوم ہے۔ کیا تم نہیں دیکھتے۔ کہ ہم میاں صاحب کے ساتھ کس خاص طرز سے ملا کرتے ہیں۔ اور ان کا ادب کرتے ہیں"

بعد ازاں حضرت پیر صاحب نے مندرجہ بالا الفاظ تحریر میں لاکر حضرت خلیفہ اول کی خدمت میں بغرض تصدیق پیش کئے۔ اس پر حضرت خلیفہ اول رضؓ نے تحریر فرمایا۔

"یہ لفظ میں نے برادرم پیر منظور محمد صاحب سے لکھے ہیں۔ نور الدین۔ ۱۰ ستمبر ۱۹۱۳ء"

یہ شہادت جناب پیر منظور محمد صاحب نے اپنے رسالہ پسر موعود مطبوعہ ۱۹۱۴ء کے صفحہ ۲۸ پر شائع کی ہے۔

پیر منظور محمد صاحب کی رائے

جناب پیر صاحب اپنے رسالہ پسر موعود صفحہ ۲۶ پر تحریر فرماتے ہیں:—

"۸ ستمبر ۱۹۱۳ء کی بات ہے۔ یعنی عرصہ قریباً سات آٹھ ماہ کا ہوا۔ کہ میں اپنے مکان پر مجموعہ اشتہارات حضرت اقدس دیکھ رہا تھا۔ پڑھتے پڑھتے مجھے معلوم ہو گیا کہ حضرت میاں صاحب ہی پسر موعود ہیں" بعد ازاں آپ نے اسی خیال کا اظہار حضرت خلیفہ اول رضؓ کی خدمت میں حاضر ہو کر کیا۔ حضرت خلیفہ اول نے اسکی تصدیق فرمائی۔

حضرت مولوی محمد اسمٰعیل صاحب مرحوم کی رائے

۲۷ مئی ۱۹۱۴ء کو حضرت مولوی محمد اسمٰعیل صاحب نے ایک رسالہ بعنوان "نشان رحمت" شائع فرمایا۔ اس رسالہ میں پسر موعود کی پیشگوئی کے بارہ میں بحث کی گئی ہے۔ حضرت

مولوی صاحب اس کے صفحہ ۱۳ پر مصلح موعود کے بارہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریرات کی روشنی میں اپنی رائے کا یوں اظہار فرماتے ہیں :-

"حقیقۃ الوحی کے صفحہ ۳۶ والی عبارت کا ماحصل یہ ہے۔ کہ سبز اشتہار کے صفحہ ۷ والی پیشگوئی کی عبارت مصلح موعود کے حق میں ہے۔ جس سے ثابت ہوا۔ کہ سیدنا محمود مصلح موعود ہیں۔ علاوہ اس کے یہ بھی اوپر ثابت ہو چکا ہے۔ کہ سبز اشتہار میں صرف مصلح موعود کی بابت پیشگوئی ہے۔ اور کسی لڑکے کے حق میں اس میں پیشگوئی نہیں ہے۔ اور نیز یہ کہ میعاد صرف مصلح موعود کے لئے بتائی گئی تھی۔ پس جب ثابت ہو گیا۔ کہ سیدنا محمود ہی کی بابت سبز اشتہار میں پیشگوئی کی گئی تھی۔ اور نیز یہ کہ آپ اس پیشگوئی کے مصداق ہیں۔ جس کے پورا ہونے کے لئے میعاد معین کی گئی تھی۔ تو ثابت ہو گیا۔ کہ آپ ہی مصلح موعود ہیں۔" (نشان رحمت صفحہ ۳۱)

حضرت میر قاسم علی صاحب مرحوم کی رائے

ماہ نومبر ۱۹۱۴ء میں میر قاسم علی صاحب نے ایک رسالہ بعنوان "خلافت محمود و مصلح موعود" تحریر فرمایا۔ یہ رسالہ مولوی محمد علی صاحب کے رسالہ "المصلح الموعود" کے جواب میں لکھا گیا تھا۔ اس کے ٹائٹل پیج پر میر صاحب تحریر فرماتے ہیں :-

"بذریعہ الہامات و بینات و کلمات طیبات حضرت مسیح علیہ الصلوٰۃ والسلام ناقابل تردید طریق پر حضرت خلیفہ ثانی بشیر الدین محمود احمد سلمہ اللہ کا مصلح موعود ہونا ثابت کیا گیا ہے۔"

گویا میر صاحب مرحوم بھی ۱۹۱۴ء میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریرات کے مطالعہ سے اسی نتیجہ پر پہنچے۔ کہ سیدنا محمود ہی مصلح موعود ہیں۔

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔ اے کی رائے

سلسلہ عالیہ احمدیہ کے مؤرخ صاحبزادہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔ اے اپنی

تصنیف لطیف "سلسلہ احمدیہ" جو جلسہ خلافت جوبلی ۳۹ء کے موقعہ پر شائع فرمائی کے صفحہ ۳۳۶ پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ۲۰ر فروری ۱۸۸۶ء کی پیشگوئی درج فرماتے ہوئے اپنا اور جماعت کا تسلیم شدہ عقیدہ بیان فرماتے ہیں۔

"یہ وہ شاندار پیشگوئی ہے۔ جس میں حضرت مسیح موعود کو پسر موعود کے مقام اور کام کے متعلق خبر دی گئی۔ اور جماعت احمدیہ کا یہ تسلیم شدہ عقیدہ ہے۔ کہ یہ پیشگوئی حضرت خلیفۃ المسیح الثانی میں پوری ہوئی ہے۔ کیونکہ آپ کے اوصاف اور آپ کی خلافت کے حالات نے یہ ثابت کر دیا ہے کہ آپ ہی اس کے مصداق ہیں۔ ...... پس یقیناً حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کا مقام عام خلفاء کے مقام سے ممتاز و بالا ہے۔ اور جس رنگ میں کہ اللہ تعالےٰ نے آپ کی خلافت کو نوازا ہے۔ اور اس کے ہر پہلو کو اپنی برکت کے ہاتھ سے ممسوح کیا ہے۔ اس کی مثال دوسری جگہ بہت کم نظر آتی ہے۔" (سلسلہ احمدیہ صفحہ ۳۳۶-۳۳۷)

حضرت مولوی شیر علی صاحب بی۔ اے کی رائے

حضرت مولوی شیر علی صاحب نے جلسہ خلافت جوبلی کے موقعہ پر ۲۶ر دسمبر ۱۹۳۹ء کو "حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے فضائل" کے موضوع پر ایک تقریر فرمائی۔ اس تقریر میں آپ فرماتے ہیں:۔

"اب سوال یہ ہے۔ کیا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ اس عظیم الشان پیشگوئی کے مصداق ہیں۔ اس سوال کا جواب یہ ہے۔ کہ واقعات یہی بتاتے ہیں۔ کہ آپ ہی وہ فرزند دلبند گرامی ارجمند ہیں۔ جس کی خبر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہام میں دی گئی تھی۔ آپ ہی وہ بیٹے ہیں۔ جو بشیر اول کے بعد بلا توقف پیدا ہوئے۔ آپ کے درمیان اور بشیر اول کے درمیان اور کوئی لڑکی یا لڑکا پیدا نہیں ہوا۔ پھر آپ نو سال کی میعاد کے اندر پیدا ہوئے۔ یہ

شرطیں آپ کی ذات میں لفظ بلفظ پوری ہوتی ہیں۔ اب آخری شرط کا سوال باقی رہ جاتا ہے۔ کہ کیا آپ ان صفات کے مصداق ہیں۔ جو اس پیشگوئی میں بیان کی گئی ہیں۔ اور دوسری طرف حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی ذات والاصفات پر نظر ڈالتے ہیں۔ تو یہ تمام صفات ہمیں آپ کے وجود میں اسی طرح نظر آتی ہیں۔ جس طرح ایک آئینہ میں ایک شخص کی تصویر منعکس نظر آتی ہے"۔

(اخبار الفضل ۲۸ جنوری ۱۹۴۰ء صـ۷)

مولوی محمد احسن صاحب کی رائے

۱۹۱۰ء کے جلسہ سالانہ پر مولوی محمد احسن صاحب ایک تقریر میں بیان فرماتے ہیں :-

"الہامات میں سے ایک الہام یہ بھی تھا۔ انا نبشرک بغلام مظہر الحق والعُلا جو اُس حدیث کی پیشگوئی کے مطابق ہے۔ جو مسیح موعود کے بارہ میں ہے۔ کہ یتزوج و یولد لہٗ۔ یعنی آپ کے ہاں ولد صالح عظیم الشان پیدا ہوگا۔ چنانچہ حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب موجود ہیں۔ منجملہ ذریت طیبہ کے۔ اس تھوڑی سی عمر میں جو خطبہ انہوں نے چند آیات قرآنی کی تفسیر میں بیان فرمایا۔ اور سنایا ہے۔ اور جس قدر معارف وحقائق بیان کئے ہیں۔ وہ بے نظیر ہیں۔ اب کوئی شخص انہیں معمولی سمجھے اور کہے کہ یہ تو کل کے بچے ہیں۔ ابھی ہمارے ہاتھوں میں پلے ہیں۔ اور کھیلتے کودتے پھرتے ہیں۔ تو یاد رہے۔ کہ یہ فرعونی خیالات ہیں۔ ...... ایسا خیال کسی کے دل میں آئے۔ تو استغفار پڑھے۔ کیونکہ فرعون کا انجام برا ہوا"۔ (ضمیمہ اخبار بدر ۲۶ جنوری ۱۹۱۱ء)

مرزا خدا بخش صاحب کا عقیدہ

مرزا خدا بخش صاحب نے ۱۹۱۲ء میں "عسل مصفّٰی" جلد دوم شائع کی۔ اُس میں وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے نشانات کا تذکرہ کرتے ہوئے ایک نشان یہ بیان کرتے ہیں

"۱۸۸۶ء میں شائع کیا۔ کہ اللہ تعالےٰ نے خبر دی ہے کہ ایک لڑکا عنقریب پیدا ہوگا۔ چنانچہ صاحبزادہ محمود احمد ۱۲ر جنوری ۱۸۸۹ء مطابق ۹ر جمادی الاول ۱۳۰۶ھ ہجری بروز شنبہ پیدا ہوئے۔ جو اب خدا کے فضل سے ۱۲ برس (۲۵ برس کے قریب۔ ناقل) کے ہیں۔ اس کی پیدائش کی نسبت یہ الہام ہوا تھا ؎

اے فخر رسل قرب تو معلومم شد + دیر آمدۂ زراہ دور آمدۂ

(رسل مصفّٰی جلد ۲ صفحہ ۵۸۴)

ان حوالہ جات میں حضرت خلیفہ اول رض پیر منظور محمد صاحب مولوی محمد احسن صاحب مرحوم اور مرزا خدا بخش صاحب کی آراء سے یہ معلوم ہوتا ہے۔ کہ خلافت اولیٰ میں بھی صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا رجحان ادھر ہی تھا کہ مصلح موعود کی پیشگوئی کے مصداق سیدنا محمود ہی ہیں۔ اور خلافت ثانیہ کے شروع ہونے کے بعد تو جماعت احمدیہ کا تسلیم شدہ عقیدہ ہوگیا۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مصلح موعود کی پیشگوئیوں کے مصداق حضرت صاحبزادہ مرزا محمود احمد صاحب خلیفۃ المسیح الثانی ہی ہیں ؂

باب ہشتم

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کا دعویٰ مصلح موعود

اے فخر رسل قرب تو معلوم شد + دیر آمدہ ز راہ دور آمدہ

اللہ اکبر! کیا مبارک تھا وہ دن۔ اور کیا ایمان افزاء تھا وہ نظارہ جب حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے خدا تعالےٰ سے الہام پاکر اس کے ایماء سے مصلح موعود ہونے کا دعوےٰ فرمایا۔ اور کیا ہی خوش قسمت ہیں وہ لوگ جنہوں نے اپنے کانوں سے اس دعویٰ کو سُنا۔ یعنی ۲۸ جنوری ۱۹۴۴ء بروز جمعۃ المبارک خطبہ جمعہ میں حضور انور نے اپنے مصلح موعود ہونے کا اعلان فرمایا۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مصلح موعود کی بشارت سفر ہوشیار پور میں ملی اور یہ بھی عجیب اتفاق ہے۔ کہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ جب جنوری ۱۹۴۴ء میں لاہور کے سفر پر تھے۔ اور ایک ہوشیار پور کے رہنے والے شخص کے مکان میں مقیم تھے۔ وہاں پر آپ کو جنوری کے پہلے ہفتہ میں رؤیا ہوئی۔ جس میں آپ کو اللہ تعالےٰ نے اس منصب سے اطلاع دی۔ اور اس رؤیا کی بناء پر آپ نے مصلح موعود ہونے کا اعلان فرمایا۔ حضور اس رویا کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:-

(۱) "اس کے بعد رؤیا میں میں ان کو اپنی طرف توجہ دلاتا ہوں۔ چنانچہ اُس وقت میری زبان پر جو فقرہ جاری ہؤا۔ وہ یہ ہے۔ انا المسیح الموعود مثیلہ وخلیفتہ۔ اور میں بھی مسیح موعود ہوں۔ اس کا مثیل اور اس کا خلیفہ

تب خواب میں ہی مجھے ایک رعشہ کی سی حالت طاری ہو جاتی ہے۔ اور میں کہتا ہوں
کہ میری زبان پر کیا جاری ہوا۔ اور اس کا کیا مطلب ہے۔ کہ میں مسیح موعود ہوں۔
اس وقت معاً میرے ذہن میں یہ بات آئی۔ کہ اس کے آگے جو الفاظ ہیں۔ کہ
"مثیلہٗ" میں اس کا نظیر ہوں و "خلیفتہٗ" اور اُس کا خلیفہ ہوں۔ یہ
الفاظ اس سوال کو حل کر دیتے ہیں۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہام
کہ وہ حسن و احسان میں تیرا نظیر ہوگا۔ اس کے مطابق اور اس کے پورا کرنے کے
لئے یہ فقرہ میری زبان پر جاری ہوا ہے۔ کہ مطلب یہ ہے۔ کہ اس کا مثیل
ہونے اور اُس کے خلیفہ ہونے کے لحاظ سے ایک رنگ میں میں بھی مسیح موعود
ہی ہوں۔ کیونکہ جو کسی کا نظیر ہوگا اور اس کے اخلاق کو اپنے اندر لے لیگا۔
وہ ایک رنگ میں اس کا نام پانے کا مستحق ہوگا۔"

(۲) "یہ جو فرمایا۔ کہ "مثیلہٗ و خلیفتہٗ"۔ اس خدائی الہام نے وہ
بات جو ہمیشہ میرے سامنے پیش کی جاتی تھی۔ اور جس کا جواب دینے سے ہمیشہ
میری طبیعت انقباض محسوس کیا کرتی تھی۔ آج میرے لئے بالکل حل کر دی ہے
یعنی اس الہام الٰہی سے صاف معلوم ہوتا ہے۔ کہ وہ پیشگوئی جو مصلح موعود کے
متعلق ہے۔ خدا تعالےٰ نے میری ہی ذات کے لئے مقدر کی ہوئی تھی۔"

(۳) "خدا تعالےٰ نے اپنی مشیت کے ماتحت آخر اس امر کو ظاہر کر دیا۔ اور
مجھے اپنی طرف سے علم بھی دے دیا۔ کہ مصلح موعود سے تعلق رکھنے والی پیشگوئیاں
میرے متعلق ہیں۔"

(۴) "آج پہلی دفعہ میں نے وہ تمام پیشگوئیاں پڑھیں۔ اور اب ان پیشگوئیوں
کو پڑھنے کے بعد میں خدا تعالےٰ کے فضل سے یقین اور وثوق کے ساتھ
کہہ سکتا ہوں۔ کہ خدا تعالےٰ نے یہ پیشگوئی میرے ذریعہ سے ہی پوری کی ہے۔"

(۵) بہرحال میرے لئے خدا تعالےٰ نے حقیقت کو کھول دیا ہے۔ اور اب میں بغیر کسی ہچکچاہٹ کے کہہ سکتا ہوں۔ کہ خدا تعالےٰ کی یہ پیشگوئی پوری ہوئی"

(اقتباسات از خطبہ جمعہ ۲۸ر جنوری ۱۹۴۴ء مندرجہ الفضل یکم فروری ۱۹۴۴ء)

مدت سے یہ اعتراض پیش کیا جاتا تھا۔ کہ اگر سیدنا محمود ادامی واقعی مصلح موعود کی پیشگوئی کے مصداق ہیں۔ تو دعوے کیوں نہیں فرماتے۔ سو اللہ تعالیٰ نے اس اعتراض کو بھی حل کروا دیا۔ اور آپ پر الہام نازل فرما کر ۲۸ر جنوری ۱۹۴۴ء کو آپ سے دعوے بھی کروا دیا۔ پس کیا ہی خوش قسمت ہیں ہم لوگ جنہوں نے اس مبارک عہد کو پایا۔ کیونکہ اس مصلح موعود کے بارہ میں بہت دیر سے پیشگوئی چلی آرہی تھی۔ اور خداوند کریم نے ہمارے زمانہ میں اس کا ظہور فرمایا۔ نیز یہ بھی عنایت الٰہی اور محض اللہ کا فضل ہے۔ کہ اس نے ہمیں اس مصلح موعود کے دامن سے وابستگی کا شرف بخشا۔ الحمد للہ

باب نہم

دلائل ساطعہ و براہین قاطعہ جن سے ثابت ہوتا ہے

کہ

سیدنا محمود ہی مصلح موعود ہیں

اس باب میں میں نہایت ہی اختصار کے ساتھ صرف چودہ دلائل درج کرنا چاہتا ہوں۔ جن سے اس گرامی قدر فرزند سیدنا محمود کا مصلح موعود ہونا روز روشن کی طرح ثابت ہے۔

دلیل اوّل

سیدنا محمود حضرت مسیح موعود کے فرزند ہیں

۲۰ فروری ۱۸۸۶ء کے اشتہار میں اس بابرکت وجود کی بشارت دیتے ہوئے یہ بیان کیا گیا ہے

"وہ لڑکا تیرے ہی تخم سے تیری ہی ذریت و نسل ہوگا" اس وعدہ میں اللہ تعالیٰ نے بتایا۔ کہ یہ بابرکت وجود حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا صلبی اور حقیقی بیٹا ہوگا۔ چنانچہ سیدنا محمود حضور علیہ السلام کے صلبی اور حقیقی فرزند ارجمند ہیں۔

دلیل دوم

سیدنا محمود بشیر اول کے بعد بلا توقف میعاد نو سالہ میں پیدا ہوئے

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔ "ہم جانتے ہیں۔ کہ ایسا لڑکا بموجب وعدہ الٰہی نو سال کے عرصہ تک ضرور پیدا ہوگا۔ خواہ جلد ہو۔ خواہ دیر سے۔ بہرحال اس عرصہ کے اندر ضرور پیدا ہو جائے گا" (اشتہار ۲۲ مارچ ۱۸۸۶ء)

اس اشتہار میں مصلح موعود کی پیدائش کی میعاد نو سال قرار دی گئی ہے۔ اور یہ میعاد ۲۲ مارچ ۱۸۸۶ء سے شروع ہوتی ہے۔ خدا تعالے کے اس وعدہ کے موافق سیدنا محمود ۱۲ جنوری ۱۸۸۹ء کو اس موعودہ میعاد کے اندر پیدا ہوئے۔ (تکمیل تبلیغ ۱۲ جنوری ۱۸۸۹ء) چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام سیدنا محمود کی پیدائش کا ذکر کرتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں:۔

"وہ لڑکا پیشگوئی کی میعاد میں پیدا ہوا۔ اور اب **نویں** سال میں ہے۔" (سراج منیر صفحہ ۳۴)

اسی طرح سیدنا محمود بشیر اول کے بعد حسب وعدہ الٰہی بلا توقف پیدا ہوئے چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"سبز اشتہار میں صریح لفظوں میں **بلا توقف** لڑکا پیدا ہونے کا وعدہ تھا۔ سو **محمود** پیدا ہو گیا۔" (سراج منیر صفحہ ۳۴)

نیز سراج منیر صفحہ ۳۴ و حقیقۃ الوحی صفحہ ۳۶۱ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا سیدنا محمود کی عمر کی طرف اشارہ کرنا بتاتا ہے۔ کہ آپ عمر پانیوالا لڑکا اور مصلح موعود سیدنا محمود کو ہی سمجھتے تھے۔

دلیل سوم

آپ کا نام نامی بشیر ثانی اور محمود رکھا گیا

سبز اشتہار کے صفحہ ۷ پر مصلح موعود کے نام بشیر ثانی۔ محمود اور فضل قرار دئے گئے تھے۔ چنانچہ ۱۲ جنوری ۱۸۸۹ء کو جب سیدنا محمود پیدا ہوتے ہیں۔ تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام ان کا نام نامی بھی محمود رکھتے ہیں۔ چنانچہ فرمایا:۔

"آج ۱۲ جنوری ۱۸۸۹ء میں مطابق ۹ جمادی الاول ۱۳۰۶ھ بروز شنبہ میں اس عاجز کے گھر میں بفضلہ تعالیٰ ایک لڑکا پیدا ہو گیا ہے۔ جس کا نام بالفعل محض تفاؤل کے طور پر **بشیر** اور **محمود** بھی رکھا گیا ہے۔" (اشتہار تکمیل تبلیغ)

اسی طرح ایک دوسرے مقام پر فرمایا:۔

"تب خدا کے فضل سے ۱۲ر جنوری ۱۸۸۹ء کو مطابق ۹ر جمادی الاول ۱۳۰۶ ہجری بروز شنبہ محمود پیدا ہوا۔ اور اس کے پیدا ہونے کی میں نے اس اشتہار میں خبر دی ہے جس کے عنوان پر "تکمیل تبلیغ" موٹی قلم سے لکھا ہوا ہے۔" (تریاق القلوب صفحہ ۴۲ مطبوعہ ۱۹۰۲ء)

دلیل چہارم

سیدنا محمود تین کو چار کرنیوالے ہیں

الہام الٰہی میں مصلح موعود کا ایک کام یہ بیان کیا گیا تھا۔ کہ وہ "تین کو چار کرنے والا ہوگا"۔ یہ علامت سیدنا محمود میں کئی طور پر پوری ہوتی ہے۔ چنانچہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ اس الہام کی تشریح میں خود فرماتے ہیں:۔

(۱) "سو یہ جو الہام ہے کہ وہ تین کو چار کرنے والا ہوگا حضرت مسیح موعود علیہ الصلٰوۃ والسلام کا ذہن اس طرف گیا ہے۔ کہ وہ تین بیٹوں کو چار کرنے والا ہوگا۔ یعنی وہ چوتھا بیٹا ہوگا۔ اگر یہ مفہوم لیا جائے۔ تو چوتھے بیٹے کے لحاظ سے بھی بات بالکل صاف ہے۔ مجھ سے پہلے مرزا سلطان احمد صاحب۔ مرزا فضل احمد صاحب اور مرزا بشیر احمد اوّل پیدا ہوئے۔ اور چوتھا میں ہوا۔"

(۲) پھر میری خلافت کے ایام میں اللہ تعالیٰ نے مرزا سلطان احمد صاحب کو احمدیت میں داخل ہونے کی توفیق دی۔ اس طرح بھی میں "تین کو چار کرنیوالا ہوا"۔

(خطبہ مندرجہ الفضل یکم فروری ۱۹۴۴ء)

(۳) تیسری صورت میں آپ تین کو چار اس طرح بنانیوالے ہیں۔ کہ آپ کے بعد بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے تین فرزند ہوئے۔ یعنی مرزا بشیر احمد۔ مرزا شریف احمد اور مرزا مبارک احمد۔ گویا آپ پہلے اور پچھلے بیٹوں کو چار بنانیوالے ہیں۔

دلیل پنجم

سیدنا محمود ۱۸۸۹ء میں جسب پیشگوئی پیدا ہوئے

"تین کو چار کرنیوالا ہوگا" کی ایک تشریح جس کا آپ کے

مصلح موعود ہونا ثابت ہوتا ہے۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ اپنے ۲۸ جنوری ۱۹۴۴ء کے خطبہ میں یوں بھی بیان فرماتے ہیں :۔

"میرا ذہن خدا تعالےٰ نے اس طرف منتقل کیا ہے۔ کہ الہامی طور پر یہ نہیں کہا گیا تھا۔ کہ وہ تین بیٹوں کو چار کرنے والا ہوگا۔ الہام میں صرف یہ بتایا گیا تھا کہ وہ تین کو چار کرنے والا ہوگا۔ پس میرے نزدیک یہ اس کی پیدائش کی تاریخ بتائی گئی ہے۔ یہ پیشگوئی ابتدائے ۱۸۸۶ء میں کیگئی تھی۔ پس ۱۸۸۶ - ۱۸۸۷ - ۱۸۸۸ تین سال ہوئے۔ ان تین سالوں کو چار کونسا سال کرتا ہے۔ ۱۸۸۹ء کرتا ہے۔ اور یہی میری پیدائش کا سال ہے۔ پس تین کو چار کرنے والی پیشگوئی میں یہ خبر دی گئی تھی۔ کہ اس کی پیدائش چوتھے سال میں ہوگی۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔"

سیدنا محمود ۱۲ جنوری ۱۸۸۹ء کو پیدا ہوئے تھے (اشتہار تکمیل تبلیغ ۱۲ جنوری ۱۸۸۹ء)

دلیل ششم

"دوشنبہ ہے مبارک دوشنبہ" کی پیشگوئی آپکے وجود پوری ہوئی

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ "دوشنبہ ہے مبارک دوشنبہ" کی تشریح اپنے ۲۸ جنوری ۱۹۴۴ء کے خطبہ جمعہ میں یوں بیان فرماتے ہیں :۔

(۱) "دوشنبہ ہفتے کا تیسرا دن ہوتا ہے۔ شنبہ پہلا۔ یکشنبہ دوسرا۔ اور دوشنبہ تیسرا۔ دوسری طرف روحانی سلسلوں میں انبیاء اور اُن کے خلفاء کا الگ الگ دور ہوتا ہے۔ اور جس طرح نبی کا زمانہ اپنی ذات میں ایک مستقل حیثیت رکھتا ہے۔ اسی طرح خلیفہ کا زمانہ اپنی ذات میں ایک مستقل حیثیت رکھتا ہے۔ اس لحاظ سے غور کرکے دیکھو۔ پہلا دَور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا تھا۔ دوسرا دَور حضرت خلیفہ اوّل کا تھا۔ اور تیسرا دَور میرا ہے۔ ادھر اللہ تعالےٰ کا ایک اور الہام اس تشریح کی تصدیق کرتا ہے۔ اور وہ الہام ہے "فضل عمر" (تذکرہ حاشیہ صفحہ ۱۴۲) حضرت عمر بھی

رسول کریم سے تیسرے مقام پر ہی خلیفہ تھے۔ پس "دوشنبہ ہے مبارک دوشنبہ" سے یہ مراد نہیں۔ کہ کوئی خاص دن خاص برکات کا موجب ہوگا۔ بلکہ مراد یہ ہے۔ کہ اس موعود کے زمانہ کی مثال احمدیت کے دور میں ایسی ہی ہوگی۔ جیسے دوشنبہ کی ہوتی ہے یعنی اس سلسلہ میں اللہ تعالےٰ کی طرف سے خدمتِ دین کے لئے جو آدمی کھڑے کئے جائیں گے۔ ان میں وہ تیسرے نمبر پر ہوگا۔ "فضل عمر" کے الہامی نام میں بھی اسی طرف اشارہ ہے۔ گویا کلام اللہ یفسّر بعضہٗ بعضاً کے مطابق "فضل عمر" کے لفظ نے "دوشنبہ ہے مبارک دوشنبہ" کی تفسیر کر دی۔

تحریک جدید کے دور اول کے بعد کا سال دوشنبہ سے شروع ہوگا

(۲) "مگر اس الہام میں ایک اور خبر بھی دی ہے۔ اور خدا تعالیٰ مبارک دوشنبہ اب ایک ایسے ذریعہ سے بھی لانے والا ہے۔ جو میرے اختیار میں نہیں تھا۔ اور کوئی انسان نہیں کہہ سکتا۔ کہ میں نے اپنے ارادہ سے اور جان بوجھ کر اس کا اجرا کیا۔ میں نے ۱۹۳۴ء میں تحریک جدید کو ایسے حالات میں جاری کیا۔ جو ہرگز میرے اختیار میں نہیں تھے۔ گورنمنٹ کے ایک فعل اور احرار کی فتنہ انگیزی کی وجہ سے اللہ تعالےٰ نے میرے دل میں اس تحریک کا القاء فرمایا۔ اور اس تحریک کے پہلے دور کی تکمیل کے لئے میں نے دس سال میعاد مقرر کی۔ ہر انسان جب کوئی قربانی کرتا ہے۔ تو اس قربانی کے بعد اس پر ایک عید کا دن آتا ہے۔ چنانچہ دیکھ لو۔ رمضان کے مہینہ میں لوگ روزے رکھتے اور تکلیف برداشت کرتے ہیں۔ مگر جب رمضان گذر جاتا ہے۔ تو اللہ تعالےٰ مومنوں کے لئے ایک عید کا دن لاتا ہے۔ اسی طرح ہماری دس سالہ تحریک جدید جب ختم ہوگی۔ تو اس کا اگلا سال ہمارے لئے عید کا سال ہوگا۔ دوست جانتے ہیں تحریک جدید کا پہلا دس سالہ دور اسی سال یعنی ۱۹۴۴ء میں ختم ہوتا ہے۔ اور یہ عجیب بات ہے۔ کہ ۱۹۴۵ء جو ہمارے لئے عید کا سال ہے۔ پیر کے دن سے شروع ہوتا ہے۔ پس اللہ تعالےٰ نے ان الفاظ میں یہ خبر

بھی دی تھی - کہ ایک زمانہ میں اسلام کی نہایت کمزور حالت میں اس کی اشاعت کے لئے ایک اہم تبلیغی ادارہ کی بنیاد رکھی جائے گی - اور جب اس کا پہلا کامیابی کا دور ختم ہو گا - تو یہ جماعت کے لئے ایک مبارک وقت ہو گا - اس لئے وہ سال جب مومن اس عہد و قربانی کو پورا کر چکیں گے - جو وہ اپنے ذمہ لیں گے - تو ایک مبارک بنیاد ہو گی - اور اس سے اگلے سال سے خدا تعالےٰ اُن کے لئے برکت کا بیج بوئیگا - اور خوشی کا دن ان کو دکھائیگا - اور جس سال میں یہ وقوع میں آئے گا - اس کا پہلا دن پیر یا دوشنبہ ہو گا - پس وہ سال بھی مبارک - وہ دن بھی مبارک - پس دوشنبہ ہے مبارک دوشنبہ" (الفضل یکم فروری ۱۹۴۴ء)

آپ یورپ کے کامیاب سفر سے دوشنبہ کو واپس ہوئے

(۳) حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے ۱۹۲۴ء میں یورپ کا ایک سفر محض اعلائے کلمۃ اللہ اور اشاعت اسلام کے لئے اختیار فرمایا - ۲۳ ستمبر ۱۹۲۴ء کو لنڈن میں آپ کا لیکچر "احمدیت یعنی حقیقی اسلام" پڑھا گیا - اور ۱۹ اکتوبر ۱۹۲۴ء کو لنڈن میں "مسجد فضل" کا سنگ بنیاد رکھا - گویا کفرستان میں علمبردار توحید نے مرکز توحید کی بنیاد رکھی - اس سفر کے ذریعہ اخبارات میں آپ کی شہرت ہوئی - اور فوٹو شائع کئے گئے - آخر آپ ۲۴ نومبر ۱۹۲۴ء کو بروز دوشنبہ کامیابی کے ساتھ وارد قادیان ہوئے - اور "دوشنبہ ہے مبارک دوشنبہ" کی پیشگوئی پوری ہوئی - اس موقعہ پر ۲۵ نومبر ۱۹۲۴ء کو الفضل کا خیر مقدم نمبر بھی شائع کیا گیا - اور اُس میں اس پیشگوئی کے پورا ہونے کا ذکر کیا گیا -

دلیل ہفتم

سیدنا محمود مظہر الحق والعلاء اور مسیح موعود کے نظیر ہیں

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی نے منصب خلافت پر متمکن ہوتے ہی ان کاموں کی تکمیل کی طرف توجہ کی - جنکی ابتداء اور تخم ریزی حضرت مسیح موعود کے مبارک ہاتھوں سے ہوئی - آپ کے ذریعہ سچائی کا

ظہور ہُوا۔ اور احمدیت اکناف عالم میں پھیل گئی - اور ہر ملک میں آپ کے ذریعہ خدا کا نور پھیلا۔ آپ کے عہد مبارک میں مندرجہ ذیل ممالک میں نئے تبلیغی مشن قائم ہوئے - اور کنواری اقوام کے لئے ہدایت کا سامان مہیا کیا گیا — امریکہ ارجنٹائن (جنوبی امریکہ) مغربی افریقہ - مشرقی افریقہ - جزیرہ ماریشس - سیلون - برما - مصر و فلسطین - سنگاپور (ملایا) ہانگ کانگ - (چین) جاپان - سپین - ہنگری - البانیا یوگوسلاویہ - اٹلی - پولینڈ وغیرہ - ان مشنوں کا قیام حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مقاصد کو پورا کرنے والا ہے - گویا آپ کے عہد میں فتح اسلام صنہ۲ کی بشارت کے ماتحت حضرت مسیح موعود کو دوبارہ زندگی مل گئی - اور یہ امر آپ کے مسیح موعود کے نظیر اور مصلح موعود ہونے کی روشن دلیل ہے -

دلیل ہشتم

آپکا نزول مبارک اور جلال الٰہی کے ظہور کا موجب ہے

اللہ تعالےٰ نے فرمایا۔ "جس کا نزول بہت مبارک اور جلال الٰہی کے ظہور کا موجب ہوگا"۔ چنانچہ آپ کے خلافت پر متمکن ہوتے ہی جنگ عظیم کے ذریعہ خدا نے اپنا جلال ظاہر کیا - اور موجودہ عالمگیر جنگ کے ذریعہ آپ کے زمانہ میں ہی خدا کا غیر معمولی جلال ظاہر ہو رہا ہے - جو انجام کار اسلام کے لئے ہزارہا برکات کا موجب ہوگا - نیز آپ کے زمانہ میں دو جلالی نشان نادر شاہ بادشاہ افغانستان کی موت اور زلزلہ بہار ظاہر ہوئے -

دلیل نہم

سیدنا محمود کا جلد جلد بڑھنا اور اسیروں کی رستگاری کرنا اور قوموں کا برکت پانا

اللہ تعالےٰ نے فرمایا۔ "وہ جلد جلد بڑھے گا - اور اسیروں کی رستگاری کا موجب ہوگا - اور زمین کے کناروں تک شہرت پائیگا"

چنانچہ یہ امر کسی احمدی سے مخفی نہیں - کہ غیر مبایعین نے آپ کو بچہ قرار دیکر رد کیا -

مگر خدا نے آپ کو اتنی جلدی ایسی عظیم الشان ترقی دی - کہ اب ان کی آنکھیں خیرہ ہو رہی ہیں - اور وہ مارے حسد کے جل رہے ہیں - اور خدا تعالےٰ نے آپکو اکناف عالم میں جو شہرت دی ہے - اُس سے کوئی صاحب بصیرت انکار نہیں کر سکتا - لاکھوں نفوس کا احمدیت میں داخل ہو کر رسم و رواج کے قیود سے آزاد ہو جانا آپ کو اسیروں کا رستگار ثابت کرتا ہے -

اور ظاہری طور پر جب ۲۵ر اگست ۱۹۳۱ء کو آپ کشمیر کمیٹی کے صدر منتخب ہوئے - تو آپ کے عہد صدارت میں کشمیر کے نوّے فی صدی مسلمان اسیروں کے اندر آزادی کی روح پیدا ہوئی - اہل کشمیر کو اسمبلی ملی حکومت کا حصہ ملا - پریس کی آزادی ملی - مسلمانوں کو ملازمتوں کے برابر کے حقوق ملے - فصلوں پر قبضہ ملا - تعلیم میں سہولتیں ملیں - اس طرح آپ اسیروں کے رستگار بنے -

دلیل دہم

سیدنا محمود نے نظام جماعت کو مستحکم کیا

"مصلح موعود" کے لفظ کے اندر یہ پیشگوئی مستور تھی - کہ وہ جماعت کے لوگوں کی صحیح رنگ میں تربیت کرے گا - اندرونی اور بیرونی فتنوں کا قلع قمع کرے گا - اور نظام جماعت کو مضبوط کرے گا - چنانچہ ۱۹۱۴ء میں غیر مبایعین کے فتنہ کا سیدنا محمود نے اولوالعزمی سے مقابلہ کیا - اور جماعت کو عقائد حقہ پر گامزن کیا - آپ کی ہدایات کے مطابق جماعت کے نظم و نسق میں تبدیلیاں ہوئیں - نظارتوں کا قیام عمل میں آیا - قضاء کا اجراء ہوا - اور ۱۹۲۲ء سے مجلس مشاورت سالانہ شروع ہوئی - تاکہ احباب جماعت کے مشورہ سے کام ہوں -

نیز افراد جماعت کی تربیت کے لئے اُن کو تین مجالس میں تقسیم کر دیا مجلس انصار اللہ - مجلس خدام الاحمدیہ و مجلس اطفال - اور مستورات کی تربیت کے لئے لجنہ اماء اللہ

کی مجالس قائم فرمائی ہیں۔ چنانچہ آپ خود ان امور کا ایک خطبہ میں ذکر فرماتے ہیں۔

"قوموں کی رستگاری اور آزادی میرے ذریعہ سے ہوئی۔ احمدیت کی اشاعت نظام جماعت میرے ذریعہ اللہ تعالےٰ نے قائم کیا۔ جماعت کی شدید مخالفتوں کے مقابل پر اُس نے مجھے اولوالعزم ثابت کیا۔ جب حضرت خلیفہ اولؓ کی وفات پر خطرناک فتنہ ہُوا۔ تو اللہ تعالےٰ نے مجھے اُس کے دبانے کی توفیق دی۔ پھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا درجہ کم کرنے کی جو کوشش پیغامیوں نے کی۔ اُن کا کامیاب مقابلہ کرنیکی اللہ تعالےٰ نے مجھے توفیق دی۔ اور اس کے لئے مافوق العادت اور معجزانہ عزم مجھے بخشا۔ اور اس طرح اولوالعزم کی پیشگوئی میرے متعلق پوری ہو گئی۔ اور دوسری خلافت پر مجھے متمکن کرکے اللہ تعالےٰ نے فضل عمر والی پیشگوئی کو بھی پورا کر دیا۔" (خطبہ جمعہ یکم فروری مندرجہ الفضل ۱۲ فروری ۱۹۳۵ء)

دلیل یازدہم

سید محمود علوم ظاہری و باطنی سے پُر ہیں	حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے علوم ظاہری و باطنی سے پُر ہونے سے کون

انکار کر سکتا ہے۔ خدا نے اپنے وعدہ کے مطابق آپ کو مخزن علم بنا دیا۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اس الہام کی تائید میں آپ کو بھی کشف ہُوا۔ اُس کشف کا آپ ذکر یوں فرماتے ہیں:۔

"اس کے بعد میں ان کو بڑے زور سے کہتا ہوں۔ کہ میں وہ ہوں۔ جسے علوم اسلام اور علوم عربی اور اس کی زبان کا فلسفہ ماں کی گود میں اسکی دونوں چھاتیوں سے دودھ کے ساتھ پلائے گئے تھے۔" (الفضل یکم فروری ۴۴ء)

چنانچہ جس نے بھی کسی امر دینی و دنیوی کے بارہ میں استفسار کیا۔ تو آپ نے اس کی صحیح رہنمائی فرمائی۔ آپ کی خداداد عقل اور ذہن رسا بہت جلد ان امور کی تہ تک

پہنچ جاتا ہے۔ جن تک عقلمندوں کے دماغ بمشکل پہنچ سکتے ہیں۔ اس امر پر آپ کی پر معارف تقاریر و خطبات اور تصنیف شدہ کتب شاہد ناطق ہیں۔ اسی طرح تفسیر کبیر اور قرآن مجید کے درس کے نوٹ اور جلسہ سالانہ کی علمی تقاریر آپ کے علوم باطنی سے پُر ہونے کی ایک اعلیٰ اور بیّن مثال ہیں۔ چنانچہ چھوٹی عمر میں ہی آپکی قرآن دانی کی شہادت مولوی محمد احسن صاحب یوں دیتے ہیں :-

"چنانچہ حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد موجود ہیں منجملہ ذریت طیبہ کے۔ اس تھوڑی سی عمر میں جو خطبہ انہوں نے چند آیات قرآنی کی تفسیر میں بیان فرمایا۔ اور سُنایا ہے۔ اور جس قدر معارف و حقائق بیان کئے ہیں۔ وہ بے نظیر ہیں۔"

(تقریر جلسہ سالانہ ۱۹۱۰ء مندرجہ ضمیمہ اخبار البدر ۲۶ر جنوری ۱۹۱۱ء)

تفسیر نویسی کا چیلنج علوم باطنی سے پُر ہونیکا ثبوت ہے

سیدنا محمود نے مختلف مواقع پر علماء کو تفسیر قرآن میں مقابلہ کا چیلنج دیا ہے۔ مگر آج تک کسی کو اس چیلنج کے قبول کرنے کی جرات نہیں ہوئی۔ ایک موقعہ پر فرمایا :-

(الف) "میں نے قرآن کریم کو سمجھ کر پڑھا۔ اور اُس سے فائدہ اٹھایا۔ اور اب اس قابل ہُوا۔ کہ تمام مخالف علماء کو چیلنج دیتا ہوں۔ کہ کوئی آیت لے کر مجھ سے تفسیر کلام الٰہی میں مقابلہ کر لیں۔ میں انشاء اللہ تائید الٰہی سے اس کے ایسے معنے بیان کروں گا۔ کہ تمام دنیا حیران رہ جائے گی۔" (مصباح ۱۵ر جنوری ۳۰ء)

ایک دوسرے موقعہ پر فرمایا :-

(ب) "قرعہ نکال کر کوئی مقام نکال لو۔ اگر یہ نہیں تو جس مقام پر تم کو زیادہ عبور ہو۔ بلکہ یہاں تک کہ تم ایک مقام پر جتنا عرصہ چاہو۔ غور کر لو۔ اور مجھے نہ بتاؤ پھر میرے مقابلہ میں آکر تفسیر لکھو۔ دنیا فوراً دیکھ لے گی۔ کہ علوم کے دروازے مجھ پر کھلتے ہیں۔ یا اُن پر۔" (الفضل ۷ر مارچ ۳۰ء)

اسی طرح آپ نے ایک جلسہ سالانہ پر تقریر کرتے ہوئے فرمایا :-

(ج) "خدا تعالیٰ کا میرے ساتھ یہ معاملہ ہے۔ کہ جب بھی میں سورۃ فاتحہ پر تقریر کروں گا۔ نئے نکات سمجھائے جائیں گے" (ملائکۃ اللہ صفحہ ۲۱)

سورۃ فاتحہ کی تفسیر کے بارہ میں آپ نے ۱۴ر فروری ۱۹۳۷ء کے خطبہ میں اپنا ایک پرانا کشف بیان کیا۔ کہ ایک فرشتہ کے ذریعہ سے آپ نے سورہ فاتحہ کی تفسیر پڑھی۔ سو اُس وقت سے خدا تعالیٰ ہر موقعہ پر آپ کو نئے نکات اور حقائق و معارف سورہ فاتحہ کے سمجھاتا ہے۔

آنحضرت صلعم کے فضائل بیان کرنے میں مضمون نویسی کا چیلنج

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ ۵ ر اگست ۱۹۳۷ء کے خطبہ میں فرماتے ہیں :-

"پھر میں کہتا ہوں۔ کہ اگر وہ سچے دل سے یہ سمجھتے ہیں۔ کہ ان کے دلوں میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی ہم سے زیادہ عزت ہے۔ تو میں اُنہیں چیلنج کرتا ہوں۔ کہ وہ اپنے علماء کو تیار کریں۔ اور تراضی فریقین سے ایک تاریخ مقرر کرکے وہ بھی رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی عظمت پر مضامین لکھیں۔ اور ایک مضمون رسول کریم صلعم کی عظمت پر میں بھی لکھوں گا۔ پھر دنیا خود بخود دیکھ لے گی۔ کہ ان کے دس بیس مضامین لکھے ہوئے میرے ایک مضمون کے مقابلہ میں کیا حقیقت رکھتے ہیں۔ اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے فضائل اور محاسن مَیں بیان کرتا ہوں یا وہ بیان کرتے ہیں"

سیّدنا محمود کی تبحر علمی کا مولوی محمد علی صاحب کو اعتراف

رسالہ تشحیذ الاذہان جس کو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ (۱۹۰۶ء) میں جاری کیا تھا۔ اس کے پہلے نمبر پر مولوی محمد علی صاحب ریویو کرتے ہوئے رسالہ "ریویو آف ریلیجنز اُردو" میں لکھتے ہیں :-

"اس رسالہ کے ایڈیٹر حضرت میرزا بشیر الدین محمود احمد حضرت اقدس کے صاحبزادہ

ہیں۔ اور پہلے نمبر میں چودہ صفحوں کا انٹروڈکشن اُن کی قلم سے لکھا ہُوا ہے جماعت تو اس مضمون کو پڑھے گی۔ مگر میں اس مضمون کو مخالفین سلسلہ کے سامنے بطور ایک بیّن دلیل کے پیش کرتا ہوں۔ جو اس سلسلہ کی صداقت پر گواہ ہے" (ریویو مارچ ۱۹۱۰ء صفحہ ۱۱۷)

پس مخالفین و موافقین کو آپ کی تبحر علمی کا اعتراف اس امر کا ثبوت ہے۔ کہ واقعی آپ کو خدا تعالیٰ نے علوم ظاہری و باطنی سے پُر کیا ہے۔ اور آپ اس پیشگوئی کے مصداق ہیں۔

دلیل دوازدہم

سیّدنا محمود پاک باطن ہیں

الہام نے مصلح موعود کو پاک باطن قرار دیا ہے۔ سیدنا محمود خدا تعالیٰ کے فضل سے مخالف و موافق کے نزدیک پاک باطن ہیں۔ چنانچہ

(۱) مولوی محمد احسن صاحب نے جلسہ سالانہ ۱۹۱۰ء کی تقریر میں آپ کو منجملہ ذریت طیبہ قرار دیا ہے۔

غیر مبائعین کی متفقہ شہادتیں

اخبار پیغام صلح اپنے لیڈنگ آرٹیکل میں ذریت طیبہ کے بارہ میں یہ شہادت دیتا ہے:۔

(۲) اس میں کس ایماندار کو کلام ہے کہ حضرت صاحبزادہ مرزا محمود احمد صاحب اور حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب اور حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحب خدا کے مامور اور برگزیدہ کے فرزند۔ صاحب علم۔ صاحب عفت۔ صالح اور نہایت نیک اطوار اور ائمۃ الھدیٰ ہونے کے ہر طرح قابل ہیں۔ اور یہ سب فرزند بلاشبہ روحانی اور جسمانی دونوں معنوں کی رُو سے حضرت مسیح موعودؑ کی آل ہیں۔ اور اِنَّ اللّٰہَ مَعَکَ وَ مَعَ اَھْلِکَ کے الہام کے پورے مصداق ہیں"

(لیڈنگ آرٹیکل پیغام صلح ۲۹ مارچ ۱۹۱۴ء)

(۳) پھر یہی اخبار اپنے لیڈنگ آرٹیکل میں سیدنا حضرت محمود کی بزرگی اور پاکیزگی کو یوں

کی یوں شہادت دیتا ہے :-

"پیارے ناظرین ! ہم آپ کو یقین کلی دلاتے ہیں - کہ ہم حضرت صاحبزادہ صاحب (سیدنا محمود ۔ ناقل) کو اپنا ایک بزرگ اور امیر اور ملجا و ماوی سمجھتے ہیں - اور ان کی پاکیزگی روح اور بلندی فطرت اور علو استعداد اور روشن جوہری اور سعادت جبلی کو مانتے ہیں - اور دل سے اُن سے محبت کرتے ہیں - واللہ علیٰ مانقول شہید " (پیغام صلح ۲۹ مارچ ۱۹۱۴ء)

امیر غیر مبایعین کی شہادت

مولوی محمد علی صاحب رسالہ تشحیذ الاذہان ۱۹۰۶ء کے پہلے نمبر کے سیدنا محمود کے مضمون پر ریویو کرتے ہوئے لکھتے ہیں :-

"اس وقت صاحبزادہ صاحب کی عمر اٹھارہ اُنیس سال کی ہے - اور تمام دنیا جانتی ہے - کہ اس عمر میں بچوں کا شوق اور امنگیں کیا ہوتی ہیں - زیادہ سے زیادہ اگر وہ کالجوں میں پڑھتے ہیں - تو اعلیٰ تعلیم کا شوق اور آزادی کا خیال اُن کے دلوں میں ہوگا - مگر دین کی یہ ہمدردی اور اسلام کی حمایت کا یہ جوش جو اوپر کے بے تکلف الفاظ سے ظاہر ہو رہا ہے - ایک خارق عادت بات ہے - صرف اس موقعہ پر نہیں - بلکہ میں نے دیکھا ہے - کہ ہر موقعہ پر یہی جوش ان کا ظاہر ہو جاتا ہے چنانچہ ابھی میر محمد اسحاق صاحب کے نکاح کی تقریب پر چند اشعار انہوں نے لکھے - تو اُن میں یہی دعا ہے - کہ اے خدا تُو ان دونوں اور ان کی اولاد کو خادم دین بنا - برخوردار عبدالحی کی آمین کی تقریب پر اشعار لکھے - تو ان میں یہی دعا بار بار کی ہے - کہ اسے قرآن کا سچا خادم بنا - ایک اٹھارہ برس کے نوجوانوں کے دل میں اس جوش اور ان امنگوں کا بھر جانا معمولی امر نہیں - کیونکہ یہ زمانہ سب سے بڑھ کر کھیل کُود کا زمانہ ہے - اب وہ سیاہ دل لوگ ، جو حضرت مرزا صاحب کو مفتری کہتے ہیں - اس بات

کا جواب دیں۔ کہ اگر یہ افتراء ہے۔ تو یہ سچا جوش اس بچہ کے دل میں کہاں سے آیا۔ جھوٹ تو ایک گند ہے۔ پس اس کا اثر چاہیئے تھا۔ کہ گندہ ہوتا نہ یہ کہ ایسا پاک اور نورانی جس کی کوئی نظیر ہی نہیں ملتی" (ریویو آف ریلیجنز مارچ ۱۹۰۶ء ص ۱۸۰)

دلیل سیزدہم

سیدنا محمود میں خدا کی روح ہے اور آپکو خدا سے کامل تعلق ہے

اللہ تعالیٰ نے سیدنا محمود کو بچپن سے ہی رویا وکشوف سے مشرف فرمایا ہے۔ مگر آپ اپنے رویا وکشوف اور الہامات کو بہت کم ظاہر فرماتے رہے ہیں۔ چنانچہ ۴ر فروری ۱۹۴۴ء کے خطبہ جمعہ میں آپ نے اپنے چند رویا وکشوف اور الہامات بطور نمونہ پیش فرمائے۔ جو اس امر کا ثبوت ہیں۔ کہ آپ میں خدا کی روح ہے۔ اور آپ کا تعلق خدا سے ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اُن الہامات میں آپ کو خلافت کی بشارت دی۔ اور مخالفین کی بابت "لنمزقنهم" کہکر آپکی کامیابی کا وعدہ فرمایا۔ خود خواجہ کمال الدین صاحب نے اپنی موت سے قبل تسلیم کیا کہ ہم ٹکڑے ٹکڑے ہو گئے۔ اسی طرح احرار کی شورش کے ایام میں آپ نے اللہ تعالیٰ سے اطلاع پاکر ۲۴ر مئی ۱۹۳۵ء کے خطبہ میں ان دشمنوں کے انجام کی اطلاع دی۔ کہ "زمین اُن کے پاؤں سے نکل رہی ہے۔ اور میں ان کی شکست کو اُن کے قریب آتے دیکھتا ہوں"۔ اس الہام کے معاً بعد احرار شہید گنج کے مسئلہ میں اُلجھ کر رہ گئے۔ اور انہیں احمدیت کے مقابلہ میں ناکامی ہوئی۔ ہندو مسلم اخبارات نے اس پیشگوئی کے پورا ہونے کا اقرار کیا۔ خود عطاء اللہ شاہ بخاری نے ستمبر ۱۹۳۵ء میں گوجرانوالہ میں تقریر کرتے ہوئے اس کا اقرار کیا۔ کہ مرزا محمود کی پیشگوئی پوری ہو گئی۔

اسی طرح موجودہ جنگ کے شروع ہونے سے قبل آپ نے رویا وکشوف سے جنگ کے بارہ میں اطلاع دی۔ اور جنگ شروع ہونے کے بعد اہم جنگی واقعات

کی اطلاع دی۔ مثلاً "بلجیم کے بادشاہ کی معزولی"۔ "انگریزی اور فرانسیسی سلطنت کے الحاق کی تجویز کی خبر"۔ "امریکہ کے برطانیہ کو ۲۸۰۰ ہوائی جہاز دینے کی اطلاع" "لیبیا کی جنگ میں ابتدائی محوریوں کی فتح اور پھر ان کی شکست کے بارہ میں اطلاع" "موجودہ قحط سالی کی خبر"۔ یہ سب غیبی خبریں قبل از وقت دی گئیں۔ اور اپنے اپنے وقت پر پوری ہوئیں۔ جو اس امر کا ثبوت ہے۔ کہ خدا تعالےٰ اپنی رُوح آپ میں ڈالتا ہے۔ (مفصل الفضل ۴/۵ اگست ۱۹۴۲ء میں دیکھیں)

دعا کا چیلنج

سیدنا محمود کے خدا تعالیٰ سے تعلق ہونے کا ایک بڑا بھاری ثبوت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ آپکی دعاؤں کو شرف قبولیت بخشتا ہے۔ اور قبولیت دعا کے نمونے جماعت اور غیروں نے کثرت سے دیکھے۔ اس جنگ میں انگریزوں کی فتح بھی آپ کی دعا کی ہی مرہون منت ہے۔ اس بارہ میں آپ کا چیلنج تعلق باللہ کا ثبوت ہے۔ فرمایا:۔

"میں حضرت مسیح موعودؑ کے بعد تمام دنیا کو چیلنج دیتا ہوں۔ کہ اگر کوئی شخص ایسا ہے۔ جسے اسلام کے مقابلہ میں اپنے مذہب کے سچا ہونے کا یقین ہو۔ تو آئے اور ہم سے آکر مقابلہ کرے ..... اسوقت دنیا کو معلوم ہو جائیگا۔ کہ خدا کس کی دعا قبول کرتا ہے۔ میں دعویٰ سے کہتا ہوں کہ ہماری ہی دعا قبول ہوگی۔" (الفضل ۲۳ اکتوبر ۱۹۴۱ء)

دلیل چہار دہم

سیدنا محمود فخر رسل ہیں

چونکہ اس زمانہ میں تمام رسولوں کی روحانی توجہ کا انتشار ہے۔ اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ ایک عظیم الشان خدمت سرانجام دے رہے ہیں۔ اس لئے سب رسولوں کو آپکے کام پر بجا طور پر فخر ہوگا۔ نیز سیدنا محمود نے "یوم پیشوایان مذاہب" مقرر فرما کر جملہ مرسلین و انبیاء کی عزت و عظمت کو قائم کر دیا ہے۔ نیز آنحضرت صلعم کے سیرۃ و سوانح اور فضائل و محاسن بیان کرنے کیلئے "جلسہ ہائے سیرۃ النبی" کا ۱۹۲۸ء سے اجرا فرمایا۔ اور اس طرح تمام مذاہب کے پیرووں میں اتحاد و اتفاق کی بہترین تجویز فرمائی ہے۔ واقعی رسول آپ پر فخر کریں گے ۞

ناظرین گذشتہ ۹ ابواب میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہامات و تحریرات در بارہ پیشگوئی مصلح موعود درج کرنے کے بعد یہ امر ثابت کیا جا چکا ہے۔ کہ اس پیشگوئی کے حقیقی مصداق سیدنا محمود ہی ہیں۔ کیونکہ مصلح موعود کی جملہ علامات و شرائط آپکے وجود باجود میں پائی جاتی ہیں۔ اور مصلح موعود کا جو کام بتایا گیا تھا۔ وہ کام بھی آپنے باحسن وجوہ کر دکھایا ہے۔ اور یہی اصل چیز ہے۔ نظام جماعت کا استحکام۔ اسلام و احمدیت کی عالمگیر اشاعت۔ جماعت کی معجزانہ ترقی۔ عقائد حقّہ میں مخالفین پر غلبہ۔ جماعت کی صحیح تربیت۔ نوجوانوں کی اصلاح۔ یہ سب آپ ہی کے عہد مبارک کے کرشمے ہیں۔ غرضیکہ خدائی تائید سے ٹوید کارہائے نمایاں آپ کو اس پیشگوئی کا مصداق ثابت کر رہے ہیں۔

اس پیشگوئی کے بارہ میں مولوی محمد علی صاحب نے اپنی کتاب "المصلح الموعود" اور شیخ عبدالرحمان صاحب مصری نے اپنی کتاب "شان مصلح موعود" میں بعض اعتراضات کئے ہیں۔ اس موقعہ پر مناسب سمجھتا ہوں۔ کہ ان کے اہم اعتراضات کے جوابات بھی مختصر طور پر اس رسالہ میں درج کر دوں۔

اعتراض اوّل:۔۔۔ شیخ عبدالرحمن صاحب مصری اپنے رسالہ شان مصلح موعود میں اس امر پر زور دیتے ہیں۔ کہ سبز اشتہار ص۷ پر جس محمود کی پیدائش کی پیشگوئی ہے اُس کے مصداق تو واقعی مرزا محمود احمد صاحب ہیں۔ مگر سبز اشتہار ص۱۲ و ص۱۳ پر جس محمود نامی لڑکے کی پیشگوئی ہے وہ مصلح موعود کے متعلق ہے۔ اس کے مصداق

مرزا محمود احمد صاحب نہیں۔ بلکہ اس کا مصداق کسی اور وقت میں ظاہر ہوگا۔ گویا سبز اشتہار میں دو محمود نامی لڑکوں کی پیشگوئی ہے۔ (ملخص شان مصلح موعود)

جواب اوّل :۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے سبز اشتہار کے صـ۷ و صـ۱۷ پر دونوں جگہ محمود نامی فرزند کے متعلق جو پیشگوئی کی ہے۔ وہ تتمہ اشتہار دہم جولائی ۱۸۸۸ء کے حوالہ سے بیان فرمائی ہے۔ پھر صـ۱۷ و صـ۲۱ میں اس پیشگوئی کا ذکر فرماتے ہوئے اُس محمود نامی فرزند کے نام فضل۔ مصلح موعود۔ بشیر ثانی۔ فضل عمر بیان فرمائے ہیں۔ معلوم ہوا۔ کہ سبز اشتہار کے صفحہ ۷۔ ۱۷۔ ۲۱ پر جو پیشگوئی محمود نامی لڑکے کی بابت درج ہے۔ وہ تتمہ اشتہار دہم جولائی ۱۸۸۸ء کی بنا پر ہی ہے۔ اور دہم جولائی ۱۸۸۸ء میں جس محمود احمد لڑکے کی پیدائش کی پیشگوئی ہے۔ وہ ایک ہی ہے۔ جیساکہ فرمایا "ایک اور لڑکا ہونیکا قریب مدت تک وعدہ دیا۔ جس کا نام محمود احمد ہوگا۔ اور اپنے کاموں میں اولوالعزم نکلے گا"

جواب دوم :۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے سیدنا محمود کی پیدائش کی اطلاع اشتہار "تکمیل تبلیغ" میں یوں درج فرمائی ہے :۔

" خدائے عزوجل نے جیساکہ اشتہار دہم جولائی ۱۸۸۸ء و اشتہار یکم دسمبر ۱۸۸۸ء (سبز اشتہار) میں مندرج ہے۔ اپنے لطف و کرم سے وعدہ دیا تھا۔ کہ کہ بشیر اول کی وفات کے بعد ایک دوسرا بشیر دیا جائے گا جس کا نام محمود بھی ہوگا۔ ..... سو آج ۱۲؍ جنوری ۱۸۸۹ء میں مطابق ۹؍ جمادی الاول ۱۳۰۶ھ روز شنبہ میں اس عاجز کے گھر میں بفضلہ تعالےٰ ایک لڑکا پیدا ہو گیا ہے جس کا نام بالفعل محض تفاؤل کے طور پر بشیر اور محمود بھی رکھا گیا ہے"

اس اعلان سے معلوم ہوا۔ کہ حضور علیہ السلام سیدنا محمود کی پیدائش کو اشتہار دہم جولائی ۱۸۸۸ء و یکم دسمبر ۱۸۸۸ء کی پیشگوئی کے مطابق سمجھتے تھے۔ تبھی تو نام بھی

محمود رکھا۔ اور دہم جولائی ۱۸۸۸ء کے اشتہار میں صرف ایک ہی محمود کی پیشگوئی ہے۔

جواب سوم:۔ اب رہا یہ سوال کہ اشتہار دہم جولائی ۱۸۸۸ء میں تو ایک ہی محمود کی پیشگوئی تھی۔ مگر سبز اشتہار میں ۲ دو محمود نامی لڑکوں کی پیشگوئی ہے۔ سو یہ سوال بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مندرجہ ذیل عبارت سے حل ہو جاتا ہے کہ سبز اشتہار میں صرف ایک ہی محمود کی پیشگوئی کی تھی۔ حضور فرماتے ہیں :۔

"میرا ایک لڑکا فوت ہو گیا تھا۔ اور مخالفوں نے جیسا کہ ان کی عادت ہے اُس لڑکے کے مرنے پر بڑی خوشی ظاہر کی تھی تب خدا نے مجھے بشارت دے کر فرمایا کہ اس کے عوض میں جلد ایک اور لڑکا پیدا ہوگا۔ جس کا نام محمود ہوگا۔ اور اس کا نام ایک دیوار پر لکھا ہوا مجھے دکھایا گیا۔ تب میں نے ایک سبز رنگ اشتہار میں ہزارہا موافقوں اور مخالفوں میں یہ پیشگوئی شائع کی۔ اور ابھی ستر دن پہلے لڑکے کی موت پر نہیں گذرے تھے۔ کہ یہ لڑکا پیدا ہو گیا۔ اور اس کا نام محمود احمد رکھا گیا۔" (حقیقۃ الوحی صـ۲۱۹)

اس عبارت سے صاف طور پر ظاہر ہے۔ کہ سبز اشتہار میں صرف ایک ہی محمود نامی لڑکے کی پیشگوئی تھی۔ اور اس کے مطابق سیدنا محمود پیدا ہوئے۔

اعتراض دوم:۔ مولوی محمد علی صاحب لکھتے ہیں :۔

"اگر آج مصلح موعود پیدا ہو جائے یا پیدا ہو چکا۔ تو اس کے ذریعہ تو ابھی دنیا راہ راست پر آجائیگی۔ پھر حضرت صاحب کی وہ تحریر غلط جاتی ہے۔ کہ تین صدیوں کے بعد لوگ مایوس ہو کر ادھر آئیں گے۔" (المصلح الموعود صـ۲۵)

جواب اوّل:۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو بھی تین صدیوں کے بعد لوگوں کے رجوع کی پیشگوئی یاد تھی۔ اگر مصلح موعود نے اب پیدا نہیں ہونا تھا۔ تو حضور علیہ السلام نے اُس کو اپنے بیٹوں میں کیوں تلاش کیا۔ کبھی بشیر اول کو اجتہادی طور پر مصلح موعود سمجھا۔

اور کبھی سیدنا محمود کو اس پیشگوئی کا مصداق قرار دیا۔ اور کبھی بقول غیر مبایعین میاں مبارک احمد پر اس پیشگوئی کو چسپاں فرمایا۔ پس آپ کے اس اجتہاد اور تلاش سے یہی معلوم ہوتا ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام یہی سمجھتے تھے کہ اگر اس زمانہ میں مصلح موعود ظاہر ہو جائے۔ تو یہ میری اس تحریر کے مخالف نہیں ہوگا۔ جو تین صدیوں کے بعد لوگوں کے مایوس ہونے کے بارہ میں ہے۔

جواب دوم:۔ ۲۰ر فروری ۱۸۸۶ء کے اشتہار میں ان الفاظ " اس کے ساتھ فضل ہے۔ جو اس کے آنے کے ساتھ آئے گا " میں فضل سے مراد مصلح موعود ہی ہے۔ جیسا کہ حضور علیہ السلام نے سبز اشتہار صلا پر اس کی تصریح فرمائی ہے۔ اس الہامی عبارت میں ۲ دو مرتبہ ساتھ کا لفظ بتاتا ہے۔ کہ یہ مصلح موعود بشیر اول کے بعد بلا توقف پیدا ہوگا۔ تو تین صدیوں کے بعد اس کی آمد کا کیا مطلب؟

جواب سوم:۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں۔ کہ:۔

" تمام پیشگوئیوں کے مجموعی الفاظ یہ ہیں۔ کہ بعض لڑکے فوت بھی ہوں گے۔ اور ایک لڑکا خدا تعالےٰ سے ہدایت میں کمال پائے گا۔ " (آئینہ کمالات اسلام صفحہ ۳۰۵)

اس عبارت میں ایک طرف بعض لڑکوں کے فوت ہونے کی خبر دینا اور دوسری جانب ایک لڑکے کے ہدایت میں کمال پانے کی بشارت دینا بتلاتا ہے۔ کہ حضور بھی سمجھتے تھے کہ وہ ہدایت میں کمال پانے والا لڑکا یعنی مصلح موعود حضور علیہ السلام کے باقی زندہ رہنے والے بیٹوں میں سے ہی ہوگا۔۔۔ ورنہ بعض لڑکوں کے فوت ہونیکی تخصیص بے فائدہ ہے۔ کیونکہ فوت تو سبھی نے ہو جانا ہے۔ پس معلوم ہوا۔ کہ مصلح موعود کی آمد کا زمانہ محدود ہے۔ اور وہ مصلح موعود حضور علیہ السلام کے زندہ رہنے والے حقیقی بیٹوں میں سے ہوگا۔ نہ کہ چوتھی صدی میں یا دُور کے زمانہ میں۔

اعتراض سوم:۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے میاں مبارک احمد صاحب کو مصلح موعود

قرار دیا - وہ فوت ہوگیا - الہامی تعیین جاتی رہی - کہ مصلح موعود تین لڑکوں کے بعد آئے گا۔ پس موجودہ تین میں سے تو کوئی ہو نہیں سکتا - اب یہی صورت ہے - کہ کہیں بعد میں پیدا ہو" (ملخص المصلح الموعود ۱۵-۱۶)

جواب اول :- حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے تریاق القلوب میں مرزا مبارک احمد کو ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء کے مطابق "تین کو چار کرنے والا" قرار دیا ہے۔ کیونکہ اس الہام میں اشارۃً چار لڑکوں کی پیدائش کا ذکر ہے۔ جیسا کہ حضرت اقدس نے خود تحریر فرمایا ہے "الہام یہ بتلاتا تھا۔ کہ چار لڑکے پیدا ہوں گے۔ اور ایک کو ان میں سے ایک مرد خدا مسیح صفت الہام نے بیان کیا ہے سو خدا تعالیٰ کے فضل سے چار لڑکے پیدا ہو گئے" (تریاق القلوب صفحہ...)

چونکہ مرزا مبارک احمد بھی ان چار لڑکوں کی پیشگوئی کے ذیل میں آتے تھے۔ اس لئے ان کو بھی صرف اس جہت سے اس پیشگوئی کا مصداق قرار دیا۔ لیکن حضرت اقدس نے یہ نہیں فرمایا۔ کہ میاں مبارک احمد مصلح موعود ہے۔ کیونکہ مصلح موعود کے لئے تو عمر پانا شرط تھی۔

جواب دوم :- "تین کو چار کرنے والا" - "دوشنبہ ہے مبارک دوشنبہ" کے فقرات ذوالوجوہ اور محتمل المعنیٰ ہیں۔ ایک معنے کے اعتبار سے یہ الفاظ مرزا مبارک احمد پر اور دوسرے معنے کے لحاظ سے مصلح موعود پر صادق آتے ہیں۔ لیکن حقیقی رنگ میں باقی شرائط سے مل کر یہ الفاظ مصلح موعود پر ہی چسپاں ہوتے ہیں۔ اس کی مثال خود حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے کلام میں موجود ہے۔ کہ حضرت نے اذا وقع القول اخرجنا لهم دابة من الارض کی آیت میں دابہ کے لفظ سے ازالہ اوہام میں علماء مراد لئے ہیں۔ اور نزول المسیح میں طاعون کے جراثیم مراد لئے ہیں۔ اسی واسطے اس توجیہہ کو مدنظر رکھ کر مولوی محمد علی صاحب کو خود تسلیم کرنا پڑا۔ "میاں مبارک احمد کے متعلق جو اجتہاد حضرت صاحب کا تھا۔ کہ تین کو چار کرنے والا ہے۔ وہ بھی ایک رنگ میں صحیح تھا۔" (المصلح الموعود)

پس حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے مبارک احمد کو "تین کو چار کرنے والا" کے الفاظ کا مصداق تو سمجھا۔ مگر اسکو

مصلح موعود قرار نہیں دیا۔

جواب سوم :- ۲۰ر فروری ۱۸۸۶ء کی پیشگوئی میں تو ضمنی طور پر چار لڑکوں کی پیدائش کی خبر دی گئی تھی۔ مگر خاص میاں مبارک احمد کی پیدائش کے بارہ میں حضرت اقدس کو ۱۸۸۳ء میں الہام ہو چکا تھا کہ "تین کو چار کرنے والا مبارک" پس حضرت اقدس نے مرزا مبارک احمد کو ۱۸۸۳ء کے الہام کا مصداق سمجھا یا ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء کی ضمنی پیشگوئی کو آپ پر چسپاں کیا۔ اس سے یہ کیسے ثابت ہو گیا کہ حضرت اقدس نے مرزا مبارک احمد کو مصلح موعود قرار دیا ہے۔

اب میں ذیل میں چند وہ قرائن بیان کرتا ہوں۔ جن سے روز روشن کی طرح ثابت ہوتا ہے۔ کہ حضرت اقدس میاں مبارک احمد کو مصلح موعود نہ سمجھتے تھے۔ اور نہ ہی آپ کبھی اس امر کا خیال فرما سکتے تھے۔

قرینہ ملا :- سبز اشتہار کے صـ۱۷ و صـ۲۱ سے صاف طور پر معلوم ہوتا ہے کہ ۲۰ر فروری ۱۸۸۶ء کے اشتہار میں دو سعید لڑکوں کی پیدائش کی خبر دی گئی تھی۔ اس پیشگوئی کے پہلے حصہ کے مطابق بشیر اول پیدا ہوا۔ اور فوت ہو گیا۔ اور دوسرا حصہ پیشگوئی کا جو کہ فضل یعنی مصلح موعود کے بارہ میں تھا۔ اُس میں یہ اشارہ تھا۔ کہ وہ بشیر اول کے بعد بلا توقف پیدا ہو گا۔ اس کے بعد حضور علیہ السلام چوتھے نمبر پر پیدا ہونے والے لڑکے یعنی میاں مبارک احمد کو کیسے مصلح موعود سمجھ سکتے تھے۔

قرینہ ملا :- اگر حضرت اقدس میاں مبارک احمد کو مصلح موعود یقین کرتے۔ تو اس کا نام بھی حسب الہام الٰہی بشیر اور محمود تجویز فرماتے۔ جیسا کہ سبز اشتہار صـ۱۷ و صـ۲۱ میں یہ الہامی نام مصلح موعود کے قرار دئے گئے ہیں۔ مگر آپ نے ایسا نہیں فرمایا۔ بلکہ سیدنا محمود جو کہ بشیر اول کے بعد بلا توقف مقررہ میعاد میں پیدا ہوئے۔ اُن کے لئے یہ الہامی نام تجویز فرمائے۔ جو اشارہ تھا۔ کہ یہی مصلح موعود ہیں۔

قرینہ ۳ :۔ مصلح موعود کی پیدائش کے لئے ۲۲ مارچ ۱۸۸۶ء کے اشتہار میں نوسالہ میعاد مقرر کی گئی تھی۔ یعنی اس نے ۲۲ مارچ ۱۸۹۵ء تک پیدا ہونا تھا۔ مگر میاں مبارک احمد تو نوسالہ میعاد کے بعد ۱۴ جون ۱۸۹۹ء کو پیدا ہوئے تو حضرت اقدس ان کو مصلح موعود کیسے قرار دے سکتے تھے۔

قرینہ ۴ :۔ مبارک احمد کی پیدائش کا ذکر کرتے ہوئے تریاق القلوب ص۴۱ پر حضرت اقدس فرماتے ہیں :۔ "جب یہ (مبارک احمد) پیدا ہونے کو تھا۔ یہ الہام ہُوا "انی اسقط من اللہ واصیبہٗ" میں نے اپنے اجتہاد سے اسکی یہ تاویل کی کہ یہ لڑکا نیک اور روبخدا ہوگا۔ یا یہ کہ جلد فوت ہو جائیگا"

مبارک احمد کے فوت ہونے کے بعد آپ نے اشتہار تبصرہ میں اسکی وفات کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا :۔ "میرا لڑکا مبارک احمد نابالغ تھا۔ اور خدا تعالےٰ نے اُس کی وفات سے کئی برس پہلے دو مرتبہ اسکی نسبت خبر دی تھی۔ کہ ابھی وہ بالغ نہیں ہوگا۔ جو فوت ہو جائیگا" (اشتہار تبصرہ ۵ جون ۱۹۰۷ء)

اس سے معلوم ہُوا۔ کہ مبارک احمد نے تو چھوٹی عمر میں ہی فوت ہو جانا تھا لیکن مصلح موعود تو عمر پانے والا ہونا تھا۔ جیسا کہ سبز اشتہار میں اس کی یہ واضح علامت بتائی گئی ہے۔ اس لئے حضرت اقدس مرزا مبارک احمد صاحب کی صغر سنی کی وفات کا علم رکھتے ہوئے کسی صورت میں بھی اُن کو مصلح موعود قرار نہ دے سکتے تھے۔

اعتراض چہارم :۔ نوسالہ میعاد بشیر اول کے لئے تھی۔ نہ کہ مصلح موعود کیلئے۔

جواب :۔ بشیر اول کی وفات کے بعد یکم دسمبر ۱۸۸۸ء کو حضرت اقدس نے سبز اشتہار شائع فرمایا۔ اس میں مصلح موعود کے بارہ میں لیکھرام کے اعتراضات کا جواب دیا۔ آپ اس میں پسر موعود کی پیدائش کے لئے نوسالہ میعاد کا تذکرہ کرتے ہوئے پھر فرماتے ہیں "ظاہر نہیں کیا گیا تھا۔ کہ جواب پیدا ہوگا یہ وہی لڑکا ہے

یا وہ کسی اور وقت میں نو برس کے عرصہ میں پیدا ہوگا۔" (سبز اشتہار صفحہ ۲)

اب اگر نو سالہ میعاد صرف بشیر اول کی پیدائش کے بارہ میں تھی۔ اور وہ پوری ہو چکی تھی تب تو حضرت اقدس صرف یہ فرما دیتے۔ کہ نو سالہ میعاد تو بشیر اول کے لئے تھی۔ اور وہ اس کی پیدائش سے پوری ہو گئی۔ لیکن مصلح موعود تو چوتھی صدی میں ہوگا۔ نہ کہ اب بشیر اول کے بعد بلا توقف۔ کیونکہ اس کے لئے کوئی معین میعاد نہیں ہے۔ مگر حضور نے ایسے نہیں فرمایا۔ بلکہ آپ سبز اشتہار میں بھی میعاد نو سالہ کو قائم رکھتے ہیں۔ اور بشیر ثانی یعنی مصلح موعود کی بلا توقف بشارت دیتے ہیں۔ معلوم ہوا۔ کہ حضرت اقدس کے نزدیک نو سالہ میعاد مصلح موعود کے لئے ہی تھی۔

اعتراض پنجم:۔ حضرت مسیح موعود کے معاً بعد مصلح موعود کی کیا ضرورت ہے؟

جواب:۔ "مصلح موعود" کے لفظ کے اندر ہی ایک پیشگوئی مضمر تھی۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بعد جماعت پر بعض شدید اور خطرناک ابتلاء آنیوالے ہیں۔ اور ان اندرونی و بیرونی فتنوں کو دور کرنے اور جماعت کی صحیح رنگ میں تربیت کرنے کے لئے مصلح موعود آئے گا۔ اگر امت موسویہ میں صرف قوم کی تربیت و اصلاح کے لئے نبی کے معاً بعد نبی آسکتا تھا۔ تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بعد بھی جماعت کی تربیت و اصلاح اور عقائد حقہ کے قیام اور نظام جماعت کے استحکام اور اسلام و احمدیت کی اشاعت کے لئے مصلح موعود آسکتا ہے۔ سو وہ آگیا۔

غیر مبایعین سے دردمندانہ اپیل

بالآخر میں اپنے غیر مبایعین بھائیوں سے اپیل کرتا ہوں۔ کہ وہ حضرت مسیح موعود کے اس ارشاد کی تعمیل میں آئیں اور سیدنا محمود مصلح موعود کے دامن فیوض سے وابستہ ہو جائیں۔

"جب پیشگوئی ظہور میں آجائے اور اپنے ظہور سے اپنے معنے آپ کھولدے۔ اور ان معنوں کو پیشگوئی کے آگے رکھکر بدیہی طور پر یہ معلوم ہو۔ کہ وہی صحیح ہیں۔ تو پھر انہیں نکتہ چینی کرنا ایمانداری نہیں۔" (ضمیمہ براہین)

الداعی الی الخیر:۔ شریف احمد امینی مولوی فاضل مدرس مدرسہ احمدیہ قادیان